Digitized by khalafat Library Rabwah

خالد احمدیت

حضرت مولانا ابو العطاء وفات پا گئے ۔

جماعت احمدیہ کے نامور عالم اور رسالہ تشحیذ الاذھان کے دور ثانی کے پہلے ایڈیٹر حضرت مولانا ابو العطاء مورخہ ۲۹ اور ۳۰ مئی کی درمیانی رات کو وفات پا گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو خالد احمدیت کے خطاب سے نوازا تھا۔

تشحیذ الاذھان

بچوں اور بچیوں کا رسالہ

ربوہ (پاکستان)

احسان 1356 ہش — جون 1977ء

(ایڈیٹر) محمد شفیق قیصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچّوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ — جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں!

جلد — ۲۰ | شمارہ — ۶

احسان ۱۳۵۶ش | جون ۱۹۷۷ء

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

ایڈیٹر — محمد شفیق قیصر

نائبین — نصیر احمد قمر — عبد السمیع خان

Digitized by khalafat Library Rabwah

فہرست

فرشتوں پر ایمان	(قال اللہ تعالیٰ)	۲	
حقیقی خیر خواہی	(قال الرسولؐ)	۴	
ایک بزرگ ہستی کا انتقال	(اداریہ)	۵	
قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا	(قرآنی اسباق)	۷	
جواہر ریزے		۹	
آؤ بچو! کہانی سنو!	(پہلی قسط)	۱۰	
ہادیٔ برحقؐ		۱۲	
خدا سے خیر مانگو!	(آزاد)	۱۷	
شگفتہ شگفتہ		۱۸	
آنکھ کی سبیر		۲۱	
وعدہ خلافی کی سزا	(کہانی)	۲۵	
بالسان — سیب سے کم وزن مکڑی۔		۲۷	
بلّی	(منظوم)	۲۸	
دس روپے کا نوٹ	(کہانی)	۲۹	
محمود غزنوی	(ڈرامہ)	۳۱	
فہیم کی بہادری	(کہانی)	۳۳	
سوال و جواب	(ادارہ)	۳۵	
بزم تشحیذ		۳۶	
نھّے ادیب	(مختصر کہانیاں)	۳۷	
اہم دینی معلومات	(ادارہ)	۴۰	
خبرنامہ تشحیذ		۴۱	
جون — اہم اسلامی و عالمی واقعات		۴۲	
ناصرات کے صفحات		۴۳	
لطیفے		۴۵	
ذہنی ورزش		۴۶	
مجالس کی دوڑ		۴۷	
تمثیل تقلید	(ایک خط)	۴۸	

پبلشر: محمد شفیق قیصر ● پرنٹر: سید عبد الحیی ● مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ● مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ ضلع شیخوپورہ

قال اللہ تعالیٰ

فرشتوں پر ایمان

Digitized by khalafat Library Rabwah

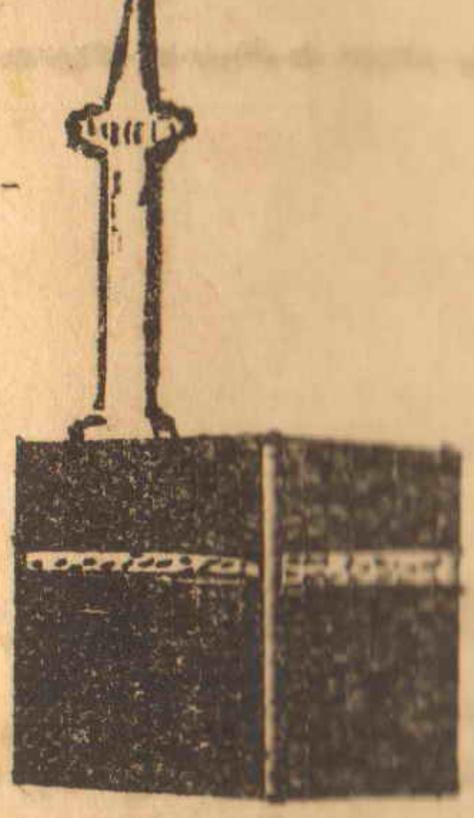

"وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ط"

(النساء: ۱۳۷)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور بعد میں آنے والے دن کا انکار کرے تو سمجھ لو کہ وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں پڑ گیا ہے۔

اس سے پہلے آپ معلوم کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ دنیا میں اپنے رسولوں کو بھیجتا ہے جو لوگوں کو خدا کی عبادت کا طریقہ بتاتے ہیں اور انہیں خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کا حکم دیتے ہیں۔ رسولِ خدا کا پیغام لاتے ہیں اور دنیا والوں کو خدا کا یہ پیغام سناتے ہیں۔

رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کے پیغام لانے والے کو فرشتہ کہتے ہیں۔ ان فرشتوں کا ماننا اور ان کو اللہ کے پیغام پہنچانے میں سچا ماننا ضروری ہے۔ فرشتے خدا تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام کو پورے طور پر بجا لاتے ہیں اور ہمیشہ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ فرشتے ایسے شریر لوگوں کو جو خدا کے رسولوں اور نبیوں کو ناحق تنگ کرتے ہیں۔ خدا کے حکم سے تباہ کر دیتے ہیں۔ فرشتے مومنوں کی مدد کرتے ہیں۔ فرشتے نیک اور اس کے ماننے والوں کا رعب انسان کے دل پر ڈالتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص رسولِ کریمؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ابوجہل نے مجھ پر ظلم

Digitized by khalafat Library Rabwah

کر رکھا ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے اس کے ظلم سے نجات دلائیں۔ وہ شخص کہنے لگا کہ ابوجہل نے میرا بہت سا روپیہ دینا ہے۔ مگر دیتا نہیں۔ ابوجہل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانی دشمن تھا اور ہر ایسے موقع کی تلاش میں رہتا تھا کہ آپ کو قتل کر دے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو ساتھ لے کر ابوجہل کے پاس گئے اور جا کر پوچھا کہ تم نے اس کا کتنا روپیہ دینا ہے؟ اس نے کہا۔ "ہاں دینا ہے۔" رسول کریم ؐ نے فرمایا کہ تم اس کا روپیہ دے دو۔ اس نے اُسی وقت روپیہ نکال کر دے دیا۔ جب ابوجہل کے ساتھیوں کو معلوم ہوا کہ ابوجہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر اس شخص کا روپیہ واپس کر دیا ہے تو لوگوں نے اسے شرمندہ کیا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ تم تو ہمیں یہ کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں کا مال کھانا جائز ہے پھر تم نے اس کا روپیہ کیوں دے دیا؟

ابوجہل کہنے لگا "تم کیا جانو! مجھے اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دو مست اُونٹ میرے سامنے کھڑے ہیں اگر میں نے ذرا بھی انکار کیا تو وہ مجھے چیر ڈالیں گے۔"

اصل میں یہ رُعب تھا جو فرشتے ابوجہل کے دل پر ڈال رہے تھے۔ فرشتے خدا تعالیٰ کی توحید قائم کرتے ہیں اور انبیاء کی تصدیق ظاہر کرتے ہیں۔ یعنی لوگ خدا کے رسولوں اور نبیوں کو جھٹلاتے ہیں مگر فرشتے ان کے دلوں میں یہ خیال ڈالتے ہیں کہ یہ جھوٹا نبی نہیں بلکہ خدا کا سچا رسول ہے۔

فرشتے لوگوں کے لئے عام طور پر اور نیک لوگوں کے لئے خاص طور پر معافی کی دعا کرتے رہتے ہیں کہ اگر کسی مومن بندے سے کوئی کمزوری ہو جائے تو اس پر خدا تعالیٰ پردہ ڈال دے۔ فرشتے یہ دعائیں بھی کرتے رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر برکتیں نازل کرے۔ فرشتے خدا تعالیٰ کے پیاروں کی محبت دنیا میں پھیلاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں یہ تحریک کرتے ہیں کہ ان سے محبت کرو۔

فرشتے لوگوں کو علم بھی سکھاتے ہیں۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت جبرائیلؑ انسان کی شکل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سوال کیا۔ یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ دین کیا ہے؟ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سوالوں کا جواب دیتے رہے۔ جب جبرائیلؑ علیہ السلام چلے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا جانتے ہو یہ کون تھا؟ صحابہ کہنے لگے۔ یا رسول اللہ ہم تو نہیں جانتے۔ آپ ہی بتائیں کہ یہ کون تھے؟ آپ نے فرمایا یہ جبرائیل تھا جو تمہیں دین سکھانے آیا تھا۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں جو وہ فرماتا ہے یہ کرتے ہیں۔

(م ش قیصر)

Digitized by khalafat Library Rabwah

قَالَ الرَّسُوْلُ صلی اللہ علیہ وسلم

حقیقی خیر خواہی

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ۔ فَاِنْ رَاٰی بِہٖ اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْہُ" (ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص اپنے بھائی کے لئے آئینہ ہے۔ سو اگر اس میں کوئی بُری بات دکھائی دے تو اس سے دور کر دینی چاہیئے۔

پیارے بچو! ہر قسم کے عیب سے پاک صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ ایسے بہت ہی کم انسان ہوں گے جن میں کوئی بھی عیب نہ ہو۔ مگر کسی کو اپنا عیب نظر نہیں آتا۔ مسلمان اگر کسی مسلمان بھائی میں ایسا عیب دیکھے جو اس کی بدنامی کا موجب ہو تو اُسے چاہیئے کہ علیحدگی میں ہمدردی کے الفاظ میں اُسے اس عیب سے آگاہ کر دے۔ تاکہ وہ بھائی اپنی اصلاح کر لے اور آئندہ اس خرابی سے بچا رہے۔ جو اس عیب کی وجہ سے پیش آئی۔ یعنی صرف یہی کافی نہیں کہ مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے عیب پر پردہ ڈالے بلکہ اس کے عیب کو دور کرنے کی بھی کوشش کرے کیونکہ اصلی بھائی چارے اور حقیقی خیر خواہی کا یہی مطلب ہے۔

قولوا للناس حسنا - بقیہ (۴)

ایک بہت بُرا اور دوسرا بہت اچھا۔ اس مثال کو یاد رکھیں اور جب بھی کسی سے بات کریں تو یہ سوچ لیں کہ اپنا مطلب ظاہر کرنے کے لئے کون سے لفظ، کون سا ڈھب اور کون سا لہجہ سب سے اچھا رہے گا اور سب سے پیارا ہو سکتا ہے۔

قرآن پاک میں انہی باتوں کا خیال رکھنے کے لئے تھوڑے سے لفظوں میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ قولوا للناس حسنا۔ لوگوں سے ہمدردی سے گفتگو کرو۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

ادارہ

ایک بزرگ ہستی کا انتقال

پیارے بچو! ۲۲ر۔۲۳ر مئی کی درمیانی رات بارہ بج کر پانچ منٹ پر جماعت احمدیہ کی ایک عظیم ہستی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ وفات پا گئیں۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے خاص نشانات آپ کی ذات میں پورے ہوئے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ اور ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پھوپھی جان اور خوشدامن تھیں (یعنی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیگم صاحبہ کی والدہ محترمہ) آپ جماعت احمدیہ کی بہت ہی بزرگ ہستیوں میں سے تھیں۔ حضرت سیدہ مرحومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ کی بہت سی باتیں یاد تھیں۔ خاص طور پر حضور علیہ السلام کی پاکیزہ گھریلو زندگی کے متعلق بہت سی باتیں ایسی تھیں جو آپ کے علاوہ اور کسی کو معلوم نہ تھیں۔ آپ بچپن سے ہی خدا تعالیٰ کی عبادت گزار اور کثرت سے دعائیں کرنے والی تھیں۔ آپ کو کثرت سے سچے خواب بھی آتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے پہلے لاہور کا سفر اختیار فرمایا۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے لاہور آنے سے کچھ عرصہ پہلے ہی خواب دیکھی تھا کہ میں نیچے اپنے صحن میں ہوں اور گول کمرہ کی طرف جاتی ہوں تو وہاں بہت سے لوگ ہیں جیسے کوئی خاص مجلس ہو۔ مولوی عبدالکریم رضؓ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت ہی بزرگ صحابی تھے جنہوں نے ۱۹۰۵ء میں وفات پائی۔ مرحوم) دروازہ کے پاس آئے اور مجھے کہا:۔

"بی بی جاؤ! ابا سے کہو کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور صحابہؓ تشریف لائے ہیں۔ آپ کو بلاتے ہیں۔"

میں اوپر گئی اور دیکھا پلنگ پر بیٹھے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت تیزی سے لکھ رہے ہیں اور ایک خاص کیفیت آپ کے چہرہ پہ ہے۔ پُرنور اور پُرجوش۔ میں نے کہا:۔

"ابا۔ مولوی عبدالکریم رضؓ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور آپ کو بلا رہے ہیں۔"

آپ نے لکھتے لکھتے نظر اٹھائی اور مجھے کہا کہ "جاؤ کہو یہ مضمون ختم ہوا اور میں آیا۔"

اس خواب میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی پہلے سے ہی خبر دے دی تھی اور آپ کی یہ خواب بالکل اسی طرح پوری ہوئی۔ آپ کا وجود تمام جماعت کے لئے انتہائی قیمتی وجود تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتے۔ آمین!

Digitized by khalafat Library Rabwah

تشحیذی بچوں کے نام

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم

(رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا ایک مکتوب اور

آپ کی ایک دلچسپ نظم:

۱۹۶۱ء میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ادارہ تشحیذ کو اپنی ایک نہایت دلچسپ غیر مطبوعہ نظم ارسال فرمائی تھی جو پہلی بار دسمبر ۱۹۶۱ء کے تشحیذ میں شائع ہوئی۔ آپ نے اس وقت نظم کے ساتھ ایک خط بھی تحریر فرمایا تھا۔ ہم وہ خط اور نظم تبرک کے طور پر دوبارہ شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

خط: "میری نواسی حلیمی۔ جواب کالج میں پڑھتی اور امۃ الحلیم بیگم (بنت مرزا ناصر احمد صاحب) بن گئی ہیں چھوٹی تھیں۔ ہم رتن باغ[1] میں رہتے تھے میرا کمرہ کئی سال تک کمرہ نہیں بلکہ ایک گذرگاہ بھی تھا۔ کیونکہ غسل خانہ۔ باورچی خانہ جہاں جس کو جانا ہو مجبوراً میرے کمرے میں سے ہی گذرنا پڑتا۔ تکلیف بھی تھی اور راحت بھی۔ جب سب چلے آئے تو سخت دل گھبرایا۔ خصوصاً حلی بیگم کا میرے ہی دروازے کے سامنے برآمدے میں کھیلنا۔ چلانا۔ شور مچانا اب مجھے ہر دم یاد آنے لگا۔ اس وقت ان کو یہ چند اشعار لکھ کر ان کے مزاق میں بھیجے گئے تھے جو بچوں کی دلچسپی کے لئے ارسال ہیں۔ بچے خوش ہوں کہ جب یہ لوگ ایک شور قیامت مچا کر ستاتے ہیں۔ تو بڑے خفا ہوتے ہیں۔ مگر جب یہ چلے جاتے ہیں تو پھر دل ان کی جدائی میں سب کچھ بھول جاتا ہے اور آنکھیں ان کو ڈھونڈتی ہیں۔ کان اس شور و غوغا کو ترستے ہیں۔ غزنی۔ علم "نہ تاب رہ دارم نہ طاقت جدائی" — کیوں نہ بچے ذرا بڑوں کے آرام کا خیال رکھا کریں اور اپنی بے وقت شوخیوں سے تنگ کرنا چھوڑ دیں۔ کیا یہ اچھا ہوگا؟"

نظم:

مری حلیمی تمہارا وہ زمانہ یاد آتا ہے
ستاتی تھیں مگر اب وہ ستانا یاد آتا ہے

وہ بھونڈی بھونڈی آوازیں بھی تڑپاتی ہیں اب دل کو
گلے کو پھاڑنا "بھونپو" بجانا یاد آتا ہے

ٹکی بھی دوپہر میں آنکھ کا لگتے ہی کھل جانا
تمہارا چیخنا، آفت مچانا یاد آتا ہے

دھڑکتا ہے جو دل یوں بھی تو تم ہی یاد آتی ہو
وہ در کو بے تحاشا کھٹکھٹانا یاد آتا ہے

زمانہ چین سے سوتے بڑی امی نہ پہ سر تیں
اسی رُوح کھیلنا "پی"[2] کا بہانہ یاد آتا ہے

خدا بلوائے پھر بے شک ستاؤ جتنا دل چاہے
تمہیں ٹوکا کروں میں بڑبڑاؤ جتنا دل چاہے

---

[1] رتن باغ - لاہور میں ایک کوٹھی کا نام ہے۔ [2] فرید احمد (ابن مرزا ناصر احمد صاحب) کو "پی" کہتے تھے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

قرآنی اسباق

قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

لوگوں سے عمدگی سے گفتگو کرو!

انہیں اسباق میں آپ کو یہ بتایا جا چکا ہے کہ اگر سچ بولنے کی عادت پڑ جائے تو اس کے نتیجہ میں بہت سی دوسری اچھی باتیں خود بخود پیدا ہو جاتی ہیں اور جھوٹ ایسی بُری اور گندی چیز ہے کہ اس سے انسان میں بے شمار دوسرے عیب جنم لیتے ہیں۔

اسی طرح لوگوں کے ساتھ بدتمیزی سے گفتگو کرنا بھی اسی لئے بُری چیز ہے کہ اس میں زیادہ تر جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص دوسرے کو غصہ میں کرتا اور سوٹر کہتا ہے تو کیا یہ بات سچی ہوتی ہے؟ جسے وہ جانور پکار رہا ہے کیا وہ واقعی جانور ہے؟ نہیں! تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی آدمی کو جانور کہنا جھوٹ ہی ہوا۔ اور اگر جھوٹ کو چھوڑ دیا جائے۔ سچائی کو اختیار کیا جائے تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ گندی باتیں کرنے کی عادت خود بخود چھوٹ جائے گی اور ان گندی باتوں اور بری عادتوں کی جگہ اچھی باتیں اور اچھی عادتیں لے لیں گی۔

بچو! ہمیشہ سچ بولو اور سچ بولتے وقت کسی قسم کا خوف آپ کے دل میں نہیں ہونا چاہئے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ سچی بات کو بھی اس انداز اور اس طریق پر ادا کرو کہ سننے والے کو بُری نہ لگے۔ غلط بات تو غلط ہوتی ہے۔ اسے تو کسی صورت بھی زبان سے نہیں نکالنا چاہیئے لیکن سچی بات بھی جب کہی جائے تو وہ بھی ایسی عمدہ اور میٹھی زبان میں کہی جائے کہ سننے والے کو کسی قسم کا دکھ اور تکلیف نہ ہو۔

ایک بات کو کئی طریق سے کہا جا سکتا ہے۔ مگر ہمیں بات کرنے سے پہلے ہمیشہ یہ سوچنا چاہیئے کہ کس طریق سے بات کی جائے کہ سننے والے کو بُرا نہ لگے۔ بلکہ اس پر اس کا اچھا اثر پڑے۔ مثال کے طور پر آپ کو پیاس لگی ہے اور آپ کسی کو کہتے ہیں۔ "ابے پانی پلا!" اسی بات کو آپ اس طرح بھی ادا کر سکتے ہیں کہ "بھائی صاحب ذرا پانی تو پلا دیں" یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ "مہربانی فرما کر ذرا مجھے پانی پلا دیں" اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ "کیا آپ ثواب کمائیں گے؟ مہربانی کر کے مجھے پانی پلا سکتے ہیں؟"

غرضیکہ ایک ہی بات کو کئی طرح سے ادا کیا جا سکتا ہے۔ جو طریق سب سے اچھا ہو وہی کام میں لانا چاہیئے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ لہجے کے بدل جانے سے بات کچھ کی کچھ ہو جاتی ہے! اچھے سے اچھے لفظ کو اگر

Digitized by khalafat Library Rabwah

خراب اور سخت لہجہ میں ادا کیا جائے تو بات عمدہ نہیں رہتی، بلکہ اس میں تلخی کا رنگ آجاتا ہے اگر نرم لہجے میں بات کی جائے کہ "آپ ذرا پانی پلا دیجئے!" تو اس کا بہت اچھا اثر ہوگا اور اگر یہی بات ڈانٹ کر کہی جائے تو یہ بیہودہ بات ہوگی اور اس کا اثر بھی نہیں ہوگا۔

ایک اور چیز جس کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے وہ یہ ہے کہ آپ جس سے بات کر رہے ہیں اس کی عمر کا اور اپنے سے اس کے رشتہ کا بھی خیال رکھو۔ اگر چھوٹا ہے تو اس سے پیار سے بات کرو۔ اگر بڑا ہے تو جب بھی اس سے بات کریں ادب سے بات کریں اور جب برابر والوں سے بات ہو تو محبت سے بولو۔

بات میں مٹھاس پیدا کریں اور بات کرنے سے پہلے یہ بھی دیکھیں کہ آپ کس قسم کی بات کر رہے ہیں۔ کوئی حکم دے رہے ہیں یا درخواست کر رہے ہیں۔ کوئی واقعہ بیان کر رہے ہیں یا گلہ شکوہ کر رہے ہیں۔ خوشی کا اظہار کرنا مقصود ہے یا رنج اور افسوس کا ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کسی کی تعریف بیان کر رہے ہیں یا کسی چیز کی برائی بیان کر رہے ہیں۔ حقیقت میں کسی بات پر اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں یا ہنسی مذاق کر رہے ہیں۔ جس قسم کی بات کریں پہلے یہ سوچ لیں کہ اس کے لئے کون سے لفظ، کون سا لہجہ اور بیان کا کون سا طریق زیادہ میٹھا اور پیارا ہو سکتا ہے۔

اگر آپ اپنے کسی خادم سے کچھ طلب کریں تو اسے سختی سے یا بُری طرح حکم نہ دیں۔ کوئی ایسا لفظ منہ سے نہ نکالیں جس سے اس کی دلی تحقیر کا پہلو نکلتا ہو۔ کسی سے کوئی درخواست کرتے وقت ایسا معلوم نہیں ہونا چاہیئے کہ آپ کوئی حکم چلا رہے ہیں۔ یا کسی قسم کا دباؤ ڈال رہے ہیں۔

ہمیشہ ہر موقع اور محل کے مطابق بات کرنی چاہیئے۔ اگر کسی کے ہاں افسوس اور ہمدردی کے اظہار کے لئے جانا ہو تو وہاں ہنسی مذاق کی باتیں کرنا غلط بات ہے۔ اسی طرح جہاں ہنسی مذاق اور دل لگی کی باتیں ہو رہی ہوں وہاں رونی صورت بنا لیں۔ بالکل بے موقعہ بات ہوگی۔ حضرت شیخ سعدیؒ بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں آپ نے فارسی زبان میں بہت سی کتابیں لکھیں۔ مگر گلستان اور بوستان کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔ آپ نے عمدہ طریق سے بات کرنے کی ایک بہت پیاری مثال دی ہے وہ لکھتے ہیں کہ ایک بادشاہ نے خواب دیکھا کہ اس کے تمام دانت گر گئے ہیں بادشاہ نے علماء اور تعبیر بتانے والوں سے اس کا مطلب پوچھا۔ ایک تعبیر بتانے والے نے کہا کہ "آپ کا سارا خاندان آپ کے سامنے مر جائے گا۔" اس پر بادشاہ کو غصہ آگیا اور اس نے اسے سخت سزا دی۔ دوسرے تعبیر بتانے والے نے کہا کہ "یہ بہت اچھا خواب ہے آپ کی عمر سارے خاندان سے زیادہ لمبی ہوگی۔" بادشاہ کو یہ تعبیر اس قدر پسند آئی کہ اس نے اسے بہت سا انعام و اکرام دیا۔

دیکھو دونوں نے جو بات کی ان کا مطلب ایک ہی تھا۔ بادشاہ کے سامنے اس کا سارا خاندان مر جائے گا یا بادشاہ کی عمر سارے خاندان سے زیادہ لمبی ہوگی۔ لیکن کہنے کا ڈھنگ اور طریق بالکل الگ الگ ہے۔ (باقی صفحہ ۲ پر)

Digitized by khalafat Library Rabwah

جواہر ریزے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"تم اپنے اندر محنت کی عادت پیدا کرو۔ کام کو وقت پر اور صحیح طور پر انجام دو۔ ایک ایک منٹ بجائے گپوں میں ضائع کرنے کے مفید کاموں میں صرف کرو۔ اور رات کو تم اس وقت تک سو نہیں جب تک تم اس امر کا جائزہ نہ لے لو کہ تم نے دن بھر میں کیا کیا ہے تمہیں کیا کام کرنا چاہیئے تھا اور تم نے کیا کچھ کیا۔ کام سے ہی انسان ترقی کر سکتا ہے۔"

(الفضل - ۲۸ فروری ۱۹۴۸ء)

○

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"انتہائی محنت نام ہے پوری اور وسیع قوت کو ہر لحاظ سے خرچ کرنے کا۔ اسلام ہم سے اسی قسم کی محنت کا مطالبہ کرتا ہے اور اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ محنت کے بغیر نہ دنیا میں ترقی ہوتی ہے اور نہ دین میں محنت کے بغیر کوئی ترقی ہوتی ہے..... پس یہ ہے ایک مسلمان کی ذہنیت، یہ ہے ایک مسلمان کی شان اور یہ ہے ایک احمدی کا طرۂ امتیاز۔ اس لئے تم محنت کرو کیونکہ اسی میں ہماری راحت، اسی میں ہمارا سکون اور یہی ہماری جنت ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ مئی ۱۹۷۲ء)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

آؤ بچو! کہانی سنو

جناب رحمانہ خالد۔ لائلپور

- ایک نہایت ہی خوب صورت مکان ہے۔ دروازے پر قفل لگا ہوا ہے
  ہم اس کو چابی سے کھولتے ہیں **چابی** کو کہتے ہیں —— فَاتِحَہ
- صحن میں داخل ہوتے ہی وہاں ایک **گائے** کو دیکھا —— بَقَرَہ
- اس گھر میں نہایت ہی **شریف خاندان** آباد ہے —— آلِ عِمْرَان
- ایک کمرہ میں **مستورات** ہیں۔ —— نِسَآء
- ان مستورات نے ہمیں **کھانا** پیش کیا —— مَآئِدَہ
- کھانا کھا چکے تو مستورات نے کہا کہ ہمارے **مویشی** باہر لے جائیں —— اَنْعَام
- جب ہم مویشی لے کر باہر گئے تو ہم نے مویشیوں کو چھوڑا اور **اونچے میدان** پر چلے گئے۔ —— اَعْرَاف
- وہاں ہم نے **مالِ غنیمت** کے طور پر لگی پڑی چیزیں دیکھیں —— اَلْاَنْفَال
- ہم ان چیزوں کو جب اٹھانے لگے تو فوراً ہاتھ رک گئے اور ہماری زبان پر جاری ہوا "**توبہ۔ توبہ**" —— تَوْبَہ
- وہ نبی جنہوں نے مچھلی کے پیٹ میں بھی توبہ و استغفار کیا۔ وہ تھے حضرت **یونسؑ** —— یُوْنُس
- وہ نبی جنہوں نے اپنی قوم کو توبہ و استغفار کی تلقین کی۔ وہ تھے حضرت **ہودؑ** —— ھُوْد
- وہ نبی جنہوں نے عملی رنگ میں توبہ یعنی گناہ سے بچنے کا مظاہرہ کیا وہ تھے حضرت **یوسفؑ** —— یُوْسُف

Digitized by khalafat Library Rabwah

- ہمارے دل میں خیال پیدا ہوا کہ ہم حضرت یوسفؑ کی زیارت کرلیں۔ اتنے میں ان کے حسن کی بجلی چمکی اور گرج پیدا ہوئی ——— رَعْد
- ہم گرج کے خوف سے بھاگے تو ہم نے ایک بزرگ کو دیکھا۔ وہ تھے حضرت ابراہیمؑ ——— اِبْرَاهِیْم
- ہم آگے بڑھے تو ایک شہر دیکھا جس کے گرد پختہ فصیل تھی ——— حِجْر
- ایک شہد کی مکھی ہمارے سامنے سے اڑتی ہوئی گذری۔ ——— نَحْل
- آگے بڑھے تو دیکھا ایک شہد کے چھتے سے چند لڑکے شہد نکال رہے تھے وہ تھے بنی اسرائیل۔ ——— بَنِیْ اِسْرَائِیْل
- ہمیں دیکھ کر وہ بھاگے اور ایک غار میں داخل ہو گئے۔ ——— کَهْف
- ہم غار کی طرف بڑھے تو وہاں ایک نہایت ہی معزز خاتون کو دیکھا اور وہ تھیں حضرت مریمؑ ——— مَرْیَم
- ہم نے حضرت مریمؑ سے نہایت ادب سے عرض کیا کہ آپ کی نگاہ میں سب سے کامل انسان کون گزرا ہے۔ آپ نے فرمایا "طٰہٰ" یعنی۔ حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جن کا لقب تھا طٰہٰ۔ ——— طٰہٰ
- ہم نے عرض کیا کہ آپ کی اس بات کا کوئی ثبوت ؟ آپ نے فرمایا۔ سب انبیا ہی اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) طٰہٰ ہیں یعنی کامل انسان۔ ——— اَنْبِیَاء

(باقی اگلے شمارہ میں)

○

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلی نکلا — پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا — ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی ترا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے — جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

——— "درثمین"

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم

نصیر احمد قمر - نائب مدیر

عزیز بچو! مخالفین اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ نے محض حکومت اور طاقت حاصل کرنے کے لئے نبوت کا ڈھونگ رچایا تھا۔ ورنہ آپ خدا کی طرف سے سچے اور راست باز نہ تھے اور نہ آپ کے صداقت کا کوئی دلیل موجود ہے ——— ؟ دشمنانِ اسلام کے اس خطرناک جھوٹ کا جواب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ اسے دھیان سے پڑھیں اور حضورؑ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو دلائل بیان فرمائے ہیں۔ انہیں ہمیشہ یاد رکھیں۔

(نوٹ: خط کشیدہ الفاظ کے معانی علیحدہ درج کئے جا رہے ہیں: (ادارہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفِ لطیف "براہین احمدیہ" میں فرمایا:—

"اگر کوئی منصف اور عاقل ان تمام براہین اور دلائل صدق نبوت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اس کتاب میں لکھی جائیں گی قطع نظر کر کے محض ان کے حالات پر ہی غور کرے تو بلاشبہ انہیں حالات پر غور کرنے سے ان کے نبی صادق ہونے پر دل سے یقین کرے گا اور کیونکر یقین نہ کرے، وہ واقعات ہی ایسے کمال اور سچائی اور صفائی سے معطّر ہیں کہ حق کے طالبوں کے دل بلا اختیار ان کی طرف کھنچے جاتے ہیں۔

خیال کرنا چاہیئے کہ کس استقلال سے آنحضرتؐ اپنے دعوئ نبوت پر باوجود پیدا ہو جانے ہزاروں خطرات اور کھڑے ہو جانے لاکھوں مقاومتوں اور مزاحموں اور ڈرانے والوں کے اول سے آخر دم تک ثابت اور قائم رہے۔ یہ سولہ تک وہ صعوبتیں دیکھیں اور

Digitized by khalafat Library Rabwah

وہ دکھ اُٹھانے پڑے جو کامیابی سے یکلّی مایوس کرتے تھے اور روز بروز بڑھتے جاتے تھے کہ جن پر صبر کرنے سے کسی دنیوی مقصد کا حاصل ہو جانا وہم بھی نہیں گذرتا تھا۔ بلکہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے از دست اپنی پہلی جمعیت بھی کھو بیٹھے اور ایک بات کہہ کر لاکھ تفرقہ خرید لیا اور ہزاروں بلاؤں کو اپنے سر پر بلا لیا۔ وطن سے نکالے گئے، قتل کے لئے تعاقب کئے گئے۔ اور اسباب تباہ و برباد ہو گیا۔ بارہا زہر دی گئی۔ اور جو خیر خواہ تھے وہ بدخواہ بن گئے۔ اور جو دوست تھے وہ دشمنی کرنے لگے۔ اور ایک زمانہ دراز تک وہ تلخیاں اٹھانی پڑیں کہ جن پر ثابت قدمی سے ٹھہرے رہنا کسی فریبی اور مکار کا کام نہیں۔

اور پھر جب مدت مدید کے بعد غلبہ اسلام کا ہوا، تو ان دولت اور اقبال کے دنوں میں کوئی خزانہ اکٹھا نہ کیا۔ کوئی عمارت نہ بنائی۔ کوئی بارگاہ طیار نہ ہوئی۔ کوئی سامان شاہانہ عیش و عشرت کا تجویز نہ کیا گیا۔ کوئی اور ذاتی نفع نہ اٹھایا بلکہ جو کچھ آیا۔ وہ سب یتیموں اور مسکینوں اور بیوہ عورتوں اور مقروضوں کی خبر گیری میں خرچ ہوتا رہا۔ اور کبھی ایک وقت بھی سیر ہو کر نہ کھایا۔

اور پھر صاف گوئی اسی قدر کہ توحید کا وعظ کر کے سب قوموں اور سارے فرقوں اور تمام جہان کے لوگوں کو جو شرک میں ڈوبے ہوئے تھے۔ مخالف بنا لیا۔ جو اپنے اور خویش تھے۔ ان کو بت پرستی سے منع کر کے سب سے پہلے دشمن بنایا۔ یہودیوں سے بھی بات بگاڑی کیونکہ ان کو طرح طرح کی مخلوق پرستی اور پیر پرستی اور بداعمالیوں سے روکا۔ حضرت مسیح کی تکذیب اور توہین سے منع کیا۔ جس سے ان کا نہایت دل جل گیا۔ اور سخت عداوت پر آمادہ ہو گئے۔ اور ہر دم قتل کر دینے کی گھات میں رہنے لگے۔ اسی طرح عیسائیوں کو بھی خفا کر دیا گیا۔ کیونکہ جیسا کہ ان کا اعتقاد تھا حضرت عیسےٰ کو نہ خدا نہ خدا کا بیٹا قرار دیا۔ اور نہ ان کو پھانسی مل کر دوسروں کو بچانے والا تسلیم کیا۔ آتش پرست اور ستارہ پرست بھی ناراض ہو گئے۔ کیونکہ ان کو بھی ان کے دیوتوں کی پرستش سے ممانعت کی گئی۔ اور مدار نجات کا صرف توحید ٹھہرائی گئی ——— اب جائے انصاف ہے کہ کیا دنیا حاصل کرنے کی یہی تدبیر تھی کہ ہر ایک فرقہ کو ایسی ایسی صاف اور دل آزار باتیں سنائی گئیں۔ کہ جس سے سب نے مخالفت پر کمر باندھ لی اور سب کے دل ٹوٹ گئے۔ اور

Digitized by khalafat Library Rabwah

قبل اس کے کہ اپنی کچھ ذرہ بھی جمعیت بنی ہوتی یا کسی کا حملہ روکنے کے لئے کچھ طاقت بہم
پہونچ جاتی، سب کے طبیعت کو ایسا اشتعال دے دیا کہ جس سے وہ خون کے پیاسے
ہو گئے۔ زمانہ سازی کی تدبیر تو یہ تھی کہ جیسا بعضوں کو جھوٹا کہا تھا ویسا ہی بعضوں
کو سچا بھی کہا جاتا۔ تا اگر بعض مخالف ہوتے تو بعض موافق بھی رہتے۔ بلکہ اگر عربوں
کو کہا جاتا کہ تمہارے ہی لات و عزّیٰ سچے ہیں تو وہ تو اسی دم قدموں پر گر پڑتے
اور جو چاہتے اُن سے کراتے۔ کیونکہ وہ سب خویش اور اقارب اور حمیّت قومی میں
بے مثل تھے اور ساری بات مانی جاتی تھی۔ صرف تعلیم بُت پرستی سے خوش ہو جاتے۔ اور
بدل و جان اطاعت اختیار کرتے لیکن سوچنا چاہیئے کہ آنحضرتؐ کا یک لخت ہر ایک
خویش و بیگانہ سے بگاڑ لینا اور صرف توحید کو جو اُن دنوں میں اس سے زیادہ دنیا کے
لئے کوئی نفرتی چیز نہ تھی۔ اور جس کے باعث سے صدہا مشکلیں پڑتی جاتی تھیں بلکہ جان
سے مارے جانا نظر آتا تھا، مضبوط پکڑ لینا کس مصلحتِ زینوی کا تقاضا تھا؟ —— اور
جبکہ پہلے اسی کے باعث سے اپنی تمام دنیا اور جمعیت برباد کر چکے تھے تو پھر اسی
بلا انگیز اعتقاد پر اصرار کرنے سے کہ جس کو ظاہر کرتے ہی نومسلموں کو قید اور زنجیر
اور سخت سخت ماریں نصیب ہوئیں کس مقصد کا حاصل کرنا مراد تھا؟ —— کیا دنیا
کمانے کے لئے یہی ڈھنگ تھا کہ ہر ایک کو کلمۂ تلخ جو اس کی طبع اور عادت اور
مرضی اور اعتقاد کے برخلاف تھا سُنا کر سب کو ایک دم کے دم میں جانی دشمن
بنا دیا۔ اور کسی ایک آدھ قوم سے بھی پیوند نہ رکھا؟ —— جو لوگ طامع اور
مکّار ہوتے ہیں کیا وہ ایسی ہی تدبیریں کیا کرتے ہیں کہ جس سے دوست بھی دشمن
ہو جائیں؟ —— جو لوگ کسی مکر سے دنیا کو کمانا چاہتے ہیں کیا ان کا یہی اصول
ہوا کرتا ہے کہ یکبارگی ساری دنیا کو عداوت کرنے کا جوش دلا دیں اور اپنی جان کو
ہر وقت کی فکر میں ڈال لیں؟ —— وہ تو اپنا مطلب سادھنے کے لئے سب سے
صلحکاری اختیار کرتے ہیں اور ہر ایک فرقہ کو سچائی کا ہی سرٹیفکیٹ دیتے ہیں۔ خدا
کے لئے یک رنگ ہو جانا ان کی عادت کہاں ہوا کرتی ہے؟۔ خدا کی وحدانیت
اور عظمت کا کب وہ کچھ خیال رکھا کرتے ہیں؟ ان کو اس سے غرض کیا ہوتی ہے
کہ ناحق خدا کے لئے دکھ اٹھاتے پھریں؟ وہ تو صیاد کی طرح ہیں دام بچھاتے ہیں

Digitized by khalafat Library Rabwah

کہ جو شکار مارنے کا بہت آسان راستہ ہوتا ہے۔ اور وہی اختیار کرتے ہیں کہ جس میں محنت کم اور فائدہ دنیا کا بہت زیادہ ہو۔ نفاق ان کا پیشہ اور خوشامد ان کی سیرت ہوتی ہے۔ سب سے میٹھی میٹھی باتیں کرنا اور ہر ایک چور اور ساہد سے برابر واسطہ رکھنا ان کا ایک خاص اصول ہوتا ہے۔ مسلمانوں سے اللہ اللہ اور ہندوؤں سے رام رام کہنے کو ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ اور ہر ایک مجلس میں ہاں سے ہاں اور نہیں سے نہیں ملاتے رہتے ہیں۔ اور اگر کوئی میر مجلس دن کو رات کہے تو چاند اور تارے دکھلانے کو بھی طیار ہو جاتے ہیں۔ ان کو خدا سے کیا تعلق اور اس کے ساتھ وفاداری کرنے سے کیا واسطہ اور اپنی خوش باش جان کو مفت میں ادھر ادھر کا غم لینا انھیں کیا ضرورت؟ استاد نے ان کو سبق ہی ایک پڑھایا ہوا ہوتا ہے کہ ہر ایک کو یہی بات کہنا چاہیئے کہ جو تیرا راستہ ہے وہی سیدھا ہے اور جو تیری رائے ہے وہی درست ہے اور جو تو نے سمجھا ہے وہی ٹھیک ہے۔ غرض ان کی راست اور ناراست اور حق اور باطل اور نیک اور بد پر کچھ نظر ہی نہیں ہوتی بلکہ جس کے ہاتھ سے ان کا کچھ مونہہ میٹھا ہو جائے وہی ان کے حساب میں بھگت اور سدھ اور جنٹلمین ہوتا ہے اور جس کی تعریف سے کچھ پیٹ کا دوزخ بھرتا نظر آئے۔ اُسی کو مکتی پانے والا۔ اور سرگ کا وارث اور حیاتِ ابدی کا مالک بنا دیتے ہیں۔

لیکن واقعاتِ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر کرنے سے یہ بات نہایت واضح اور نمایاں اور روشن ہے کہ آنحضرتؐ اعلیٰ درجہ کے یک رنگ اور صاف باطن اور خدا کے لئے جان باز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل مونہہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے تھے۔ کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ بھی پروا نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی۔ اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دکھ اور درد اُٹھانا ہوگا۔ بلکہ تمام شدتوں اور سختیوں اور مشکلوں کو اپنے نفس پر گوارا کر کے اپنے مولیٰ کا حکم بجا لائے۔ اور جو جو شرط مجاہدہ اور وعظ اور نصیحت کی ہوتی ہے، وہ سب پوری کی۔ اور کسی ڈرانے والے کو کچھ حقیقت نہ سمجھا۔

ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ تمام نبیوں کے واقعات ایسے مواضعات خطرات اور

Digitized by khalafat Library Rabwah

پھر کوئی ایسا خدا پر توکّل کرکے کھُلا کھُلے شرک اور مخلوق پرستی سے منع کرنے والا اور اس قدر دشمن اور پھر کوئی ایسا ثابت قدم اور استقلال کرنے والا ایک بھی ثابت نہیں ——— پس ذرہ ایمانداری سے سوچنا چاہیئے کہ یہ سب حالات کیسے آنحضرتؐ کے اندرونی صداقت پر دلالت کر رہے ہیں۔"

(باقی اگلے شمارہ میں)

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

ع۱ دلائل ع۲ دشمنوں ع۳ روکیں پیدا کرنے والوں ع۴ ہاتھ سے ع۵ جماعت ع۶ لیے عرصہ کے بعد ع۷ پیٹ بھر کر کھانا ع۸ بیگانے ع۹ دشمنی ع۱۰ تیار ہو گئے ع۱۱ تاک میں رہنے لگے ع۱۲ آگ کی پوجا کرنے والے ع۱۳ ستاروں کی پوجا کرنے والے ع۱۴ پوجا۔عبادت ع۱۵ دل کو تکلیف دینے والی ع۱۶ حاصل ہو جاتی ع۱۷ مشرکین مکّہ کے دو بتوں کے نام ہیں جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔ ع۱۸ قومی غیرت ع۱۹ نئے نئے اسلام قبول کرنے والوں کو ع۲۰ سخت بات۔کڑوی بات ع۲۱ تعلق۔بجوڑ ع۲۲ لالچی ع۲۳ ایک ہی مرتبہ ع۲۴ مطلب حاصل کرنے کے لئے ع۲۵ خدا کا ایک ہونا ع۲۶ خیال ع۲۷ شکاری ع۲۸ جال ع۲۹ چوکیدار ع۳۰ تیار رہتے ہیں ع۳۱ ستاروں کا جھگمٹ ع۳۲ صحیح اور غلط ع۳۳ عابد۔زاہد ع۳۴ عالم، فاضل ع۳۵ معزز اور شریف آدمی ع۳۶ نجات پانے والا ع۳۷ جنّت کا وارث ع۳۸ ہمیشہ کی زندگی ع۳۹ امید اور خوف ع۴۰ برداشت کرکے ع۴۱ خطروں کے موقعے۔خطروں کے مقامات۔

○

ہر قسم کا
سامانِ سائنس
واجبی نرخوں پر
خریدنے کے لئے:
ٹیلیفون
۶۴۵۰۰
الائیڈ سائنٹفک سٹور
— گنپت روڈ۔لاہور۔ کو یاد رکھیں —

Digitized by khalafat Library Rabwah

حکایات آزاد

خُدا سے خیر مانگو

شمس العلماء مولانا محمد حسین آزاد اردو زبان کے بہت بڑے ادیب تھے۔ آپ نے اردو زبان کی بہت خدمت کی۔ اردو زبان کے قاعدے اور ابتدائی جماعتوں کی اردو کتابیں آپ ہی نے تصنیف کی تھیں۔ ان کتابوں میں آپ نے بچوں کے لئے عمدہ عمدہ اخلاقی کہانیاں بھی دی ہیں۔ یہ کہانیاں تشحیذی بچوں کے لئے شائع کیا کریں گے امید ہے بچے ان اچھی اچھی کہانیوں سے سبق سیکھیں گے۔ (بھائی جان)

ایک لکڑہارا جنگل سے لکڑیاں چن کر گٹھا سر پر دھر کے چلا آرہا تھا۔ سارے دن کا تھکا ماندہ، مارے بوجھ کے جان سے عاجز آگیا۔ ایک جگہ گٹھا سر سے پھینک کر کہا:۔

ع

ایسے جینے سے تو مرنا بہتر

اے موت! تُو کہاں ہے؟ کاش تو ہی آتی جو میری جان اس عذاب سے چھوٹ جاتی۔

اسی وقت دیکھا کہ ایک شخص خوفناک صورت ڈراؤنی مُورت سامنے کھڑا ہے اور کہتا ہے:۔

"کیا چاہتا ہے؟"

لکڑہارے نے ڈر کر پوچھا:۔

"تُو کون ہے؟"

اس نے کہا:۔

"میں وہی موت کا فرشتہ ہوں جسے تو نے آرزو سے بُلایا ہے۔"

یہ سنتے ہی غصہ غضب سب جاتا رہا کہا:۔

"میں نے تو آپ کو اس لئے بلایا تھا کہ یہ مرا لکڑیوں کا گٹھا اٹھوا دو۔"

وہ شخص ہنسا اور گٹھا اٹھوا کر آنکھوں سے غائب ہوگیا۔

ایک عقلمند نے سنا اور کہا:۔

"سچ کہا ہے بزرگوں نے کہ خدا سے خیر مانگو!" ؎

خدا غنی ہے وہی دے گا جو تو مانگے گا
زبان حال سے جو چاہے سو سوال نکال
مگر سمجھ لے کہ ہے بدزباں کا بدانجام
تو اپنی خیر جو چاہے تو نیک فال نکال

(مولوی محمد حسین آزاد)

○

تشحیذ الاذہان بچوں کی دینی، اخلاقی، روحانی اور علمی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے

Digitized by khalafat Library Rabwah

شگفتہ

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی دلچسپ کتاب ہو اور آپ اس میں کوئی اچھوتا، دلچسپ سبق آموز اور معلوماتی واقعہ لطیفہ یا کہاوت پڑھیں۔ تو ہمیں بھجوا دیجئے۔ تاسب قارئین کے لئے شگفتگی کا باعث ہو۔

(بھائی جان)

جمال

ابن المقفع (متوفی ۱۴۲ھ) ایک مشہور انشاء پرداز گزرا ہے۔ فارسی و عربی دونوں زبانوں کی انشاء پردازی میں اسے کمال حاصل تھا۔ اس کی نثر کا ایک نمونہ ذیل میں درج ہے جس میں اس نے بڑے عمدہ پیرایہ میں کئی ایک کام کی باتیں بیان کی ہیں۔ وہ لکھتا ہے:۔

"میرا ایک دوست تھا۔ جو میری نظر میں تمام لوگوں سے زیادہ محترم اور معزز تھا۔ وہ اصل نسیب جس نے اسے میری نظر میں بزرگ و محترم بنایا۔ یہ تھا کہ اس کی نظر میں دنیا حقیر تھی۔ وہ اپنے پیٹ کا غلام نہ تھا۔ اس لئے جو چیز وہ نہ پاتا اس کی خواہش نہ کرتا اور جب کوئی چیز پا لیتا تو زیادہ نہ لیتا۔ اس کی زبان مطلق العنان نہ تھی۔ اس لئے جو بات نہ جانتا اسے منہ سے نہ نکالتا۔ اور جس بات کو جانتا اس میں اصرار اور جھگڑا نہ کرتا۔ اس پر جہالت کی حکومت بھی نہ تھی۔ لہٰذا جب تک اسے فائدہ کا پختہ یقین نہ ہو جاتا وہ کسی کام کو کرنے کے لئے آگے نہ بڑھتا۔ زیادہ وقت وہ خاموش رہتا۔ لیکن جب بات کرتا تو تمام بولنے والوں سے سبقت لے جاتا۔ وہ کمزور تھا اور لوگ اسے بے یار و مددگار خیال کرتے تھے۔ لیکن جب کوئی اہم معاملہ آن پڑتا تو وہ حملہ آور شیر تھا۔ وہ کبھی مقدمہ میں حصہ نہ لیتا۔ نہ جھگڑے میں شریک ہوتا، نہ کوئی دلیل نہ ثبوت پیش کرتا۔ تا آنکہ وہ ہوشیار قاضی اور سچے گواہوں کو نہ دیکھ لیتا۔ وہ کسی کو ایسی حرکت پر ملامت نہ کرتا جس پر اس کے پاس کوئی عذر ہوتا۔ تاوقتیکہ وہ اس کا عذر معلوم نہ کر لیتا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

وہ اپنے درد کی شکایت صرف اسی سے کرتا جس سے اسے صحتیابی کی امید ہوتی۔ وہ کسی دوست سے مشورہ نہ کرتا تاوقتیکہ وہ اس سے خیرخواہی کی خواہش کرتا۔ وہ نہ اکتاتا۔ نہ غصے ہوتا، نہ گلہ کرتا۔ نہ بہت سی چیزوں کی خواہش کرتا۔ نہ وہ دشمنی سے بدلہ لیتا، نہ دوست سے غافل رہتا، نہ وہ اپنے دوستوں کو چھوڑ کر صرف اپنی ذات کے لئے کسی قسم کی کوشش چارہ سازی اور تدبیر و قوت کو خاص کرتا۔

اگر تم طاقت رکھتے ہو تو ان خصائل کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو اور تم ہرگز یہ سب صفات اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتے۔ لیکن سب کچھ چھوڑ دینے سے تھوڑا سا لے لینا بہتر ہے"

اسی طرح لکھتا ہے:۔

"اگر تم اپنے آپ کو ہر مجلس، ہر مقام ہر بات، ہر راستے اور ہر کام میں اپنے حقیقی مرتبہ سے کچھ نیچے گرا سکو تو ضرور گرا لو۔ کیونکہ لوگوں کا تم کو تمہارے نیچے درجہ پر سے اٹھا کر بلند کرنا اور مجلس میں تمہیں دور بیٹھے ہوئے کو اپنے قریب بلانا۔ اور جتنی تم خود اپنی بات کی عزت نہیں کرتے اس سے زیادہ ان کا تمہاری باتوں کی عزت کرنا اور اپنی بات اور اپنے خیال کو جتنا تم عمدہ نہ بتاؤ اس سے زیادہ دوسروں کا اسے عمدہ بتانا ——— یہی دراصل جمال (اور مقبولیت) ہے"

(ماخوذ از تاریخ الادب العربی)

(مرسلہ: رشیقہ قمر۔ ربوہ)

○

منصور کی تدبیر گوئی

ایک دفعہ المنصور تھوڑی سی سپاہ کے ساتھ ایک تنگ درہ سے گزر کر دشمن کے علاقہ میں جا گھسا۔ اس کے فوراً بعد عیسائیوں نے اس درہ پر قبضہ کر لیا۔ المنصور خطرہ میں پڑ گیا۔ مگر اس نے اس امر کی قطعاً پرواہ نہ کی اور ایک نہایت بے باک تجویز اس کے سامنے آئی۔

ایک مناسب موقعہ تلاش کر کے وہاں چھوٹی چھوٹی پناہیں بنائیں اور سپاہیوں کو حکم دیا کہ زمین کی کاشت شروع کر دیں۔ عیسائیوں نے حیران ہو کر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ المنصور نے جواب دیا۔ میرے سپاہی کہتے ہیں اب گھر جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ فوراً پیچھے سے دوسرا حملہ ہونے والا ہے۔ المنصور نے ایسے اطمینان سے جواب دیا کہ عیسائی گھبرا گئے۔ صلح کی شرائط پیش کیں بلکہ باربرداری اور سواری کے لئے جانور بھی پیش کئے کہ وہ اپنی سرحد تک پہنچ جائیں۔

(منصور احمد طاہر۔ منگوڑیل ضلع سرگودھا)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

شاہ سوار

خلیفہ عبدالمالک نے جب مکّہ پر چڑھائی کی تو عبداللہ بن زبیر مدینہ کی حفاظت کے ذمہ دار تھے۔ دشمن کی فوج دیکھ کر وہ گھبرا گئے۔ ان کی والدہ اس وقت سو سال کی تھیں وہ ماں سے مشورہ لینے اندر گئے۔ اور بولے:

"ماں سب لوگ میدان چھوڑ گئے ہیں اور دشمن نے مناسب شرائط پر صلح کی پیشکش کی ہے۔ اب میں کیا کروں؟"

ماں نے جواب دیا۔ "جاؤ اور دشمن سے لڑو!"

ابن زبیر بولے۔ "مگر میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں مر گیا تو وہ میری لاش سے بھی انتقام لینا نہ چھوڑیں گے۔"

ماں نے جواب دیا۔ "اس سے کیا فرق پڑیگا بیٹا جب ذبح ہو چکا تو اس سے کیا کہ وہ کیسے کاٹا جاتا ہے۔"

ابن زبیر شرم سے ڈوبے جا رہے تھے وہ اٹھے اور جب دوبارہ والدہ کے سامنے آئے تو ہر طرح کیل کانٹے سے لیس تھے اور میدانِ جنگ میں جانے کے لئے تیار کھڑے تھے۔ ماں نے چھاتی سے لگایا تو فولاد کی زرہ بکتر کا احساس ہوا۔ بولیں "جو مرنے جا رہے ہو تو زرہ بکتر نہیں پہنتا"

ابن زبیر نے کہا۔ "یہ میں نے تمہیں امید دلانے کے لئے پہنی ہے۔"

ماں نے کہا۔ "میں اب امید کھو بیٹھی ہوں تم اسے اتار دو!"

زبیر نے کہا میں نماز ادا کی اور میدانِ کارزار میں جا کر شہید ہو گئے۔ دشمنوں نے ان کی لاش ایک چوک میں لٹکا دی۔ جو تین دن تک لٹکتی رہی۔ تیسرے دن ان کی ماں کا اس طرف سے گذر ہوا تو دیکھ کر فرمانے لگیں:۔

"ابھی یہ شاہ سوار اپنی سواری سے نہیں اترا"

یہ تھی اس زمانہ کی ماؤں کی عظمت!

(رافعہ النصیر شہناز منگوڑیلی ضلع سرگودھا)

○

معلومات

• دنیا کی سب سے پرانی یونیورسٹی جامعہ ازہر قاہرہ میں ہے۔

• دنیا کا سب سے اونچا پہاڑ کوہ ہمالیہ ہے اور سب سے اونچی چوٹی کا نام "ٹرنٹ ایورسٹ" ہے جو ۲۹۰۰۰ فٹ اونچا ہے

• دنیا کا سب سے زیادہ وقت کا پابند خلاصہ کرکانٹ تھا۔

• دنیا کی سب سے بڑی لائبریری برطانوی عجائب گھر (برٹش میوزیم) ہے۔

(سید عارف محمود راشد صدیقی کراچی)

Digitized by khalafat Library Rabwah

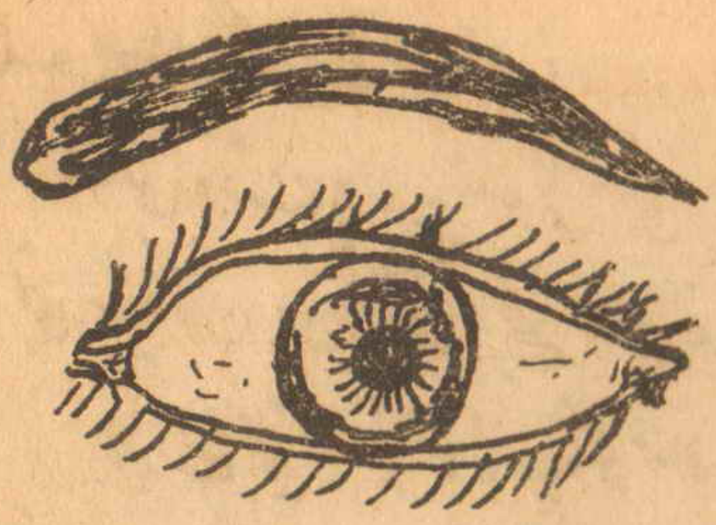

آنکھ کی سیر

جناب طارق محمود انور جامشورو

پیارے بچے! بالکل آپ ہی کی طرح طاہر بھی ایک ہونہار سا پیارا سا بچہ تھا۔ کھیل کا شوق تو اسے بھی تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اُسے پڑھائی سے بھی بے حد دلچسپی تھی وہ نہایت محنت سے پڑھا کرتا۔ چنانچہ اپنے سکول میں بھی وہ اعلیٰ نمبر حاصل کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ سب اسے پیار کرتے تھے۔ اُس کے ابّو، پڑھائی کے اسی شوق کے مدِّنظر کبھی کبھی اسے خوبصورت چھوٹی چھوٹی کہانیوں کی کتابیں لادیا کرتے۔ جنہیں وہ مزے لے لے کر پڑھتا۔

آج بجلی کی خرابی کی وجہ سے مدھم روشنی تھی لیکن طاہر کے ابّو اس کے لئے بہت مزیدار کتابیں لے کر آئے تھے اور وہ سکول کا کام ختم کرکے رات گئے تک انہیں پڑھنے میں مگن تھا۔ اچانک اسے اپنی امّی کی پیار بھری آواز سنائی دی۔

"طاہر بیٹے! بتی بجھا دو اور اب سو جاؤ کم روشنی میں پڑھنے سے آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔"

"اچھا امی جان! ابھی سو جاتا ہوں"

طاہر نے ادب سے جواب دیا۔

لیکن وہ کہانی اتنی مزیدار تھی کہ اسے چھوڑنے پر اس کا دل آمادہ نہ ہوا اور وہ بدستور پڑھتا رہا۔

تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ اسے ابّو کی آواز سنائی دی:۔

"بیٹا! آنکھیں خدا تعالیٰ کی نعمت ہیں۔ ان کی حفاظت کرنا چاہیئے۔ شاباش اب سو جاؤ! باقی صبح پڑھ لینا۔"

طاہر نے یہ سن کر فوراً اپنے ابّو کا حکم مانا اور بتی بجھا کر لیٹ گیا۔ لیکن اس کے ذہن میں بہت سے سوالات کروٹیں لے رہے تھے۔ مثلاً "یہ امی ابّو، آنکھوں کو اتنی اہمیت کیوں دے رہے تھے۔ آخر یہ آنکھیں اتنی جلدی خراب کیوں ہو جاتی ہیں؟ اور یہ ابّو اخبار پڑھتے وقت

Digitized by khalafat Library Rabwah

کلینک کیوں لگا لیتے ہیں؟"

اس وقت وہ یہ سوال کسی سے نہ کر سکا اور انہی خیالوں میں اُلجھے اُلجھے اسے نیند آگئی

پیارے بچو! یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جو چیزیں ہم دیکھتے ہیں۔ ان کا عکس روشنی کی شعاعوں کے ذریعہ سے ہی ہماری آنکھ میں پہنچتا ہے۔ چنانچہ طاہر کو اچانک یوں محسوس ہوا کہ وہ خود روشنی کی ایک شعاع میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اور اسی نے نہایت تیز رفتاری سے چلنا شروع کر دیا۔ اس کا رُخ ایک آنکھ کی طرف تھا اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے وہ یہ تک نہ دیکھ سکا کہ جس آنکھ میں وہ داخل ہوا ہے وہ کس کی آنکھ ہے۔ تاہم وہاں پہنچتے ہی اسے ایک آواز سنائی دی

"آیئے آیئے طاہر بھیا۔ بھیس بدل کر آئے تو کیا ہوا۔ میں نے آپ کو پہچان لیا ہے۔ میں آپ کے دوست اسد کی آنکھ ہوں۔ آج آپ روشنی کی کرن کے روپ میں آئے ہیں۔ تو چلئے آپ کو اپنے گھر کی سیر کرا دوں!"

پیارے بچو! طاہر تو یہ آواز سن کر بہت حیران ہوا کہ کیا آنکھ بھی بول سکتی ہے۔ لیکن پھر اس نے اپنی طرف نظر دوڑائی تو اسے خیال آیا کہ اگر میں شعاع میں تبدیل ہو سکتا ہوں تو کیا آنکھ نہیں بول سکتی؟ پھر اچانک اسے اپنے ماموں کی بتائی ہوئی ایک بات یاد آگئی کہ قیامت کے روز جب اللہ میاں اپنے بندوں کا حساب لیں گے تو آنکھ بھی بند ہے کے حق میں یا اس کے خلاف گواہی دے گی۔ وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آنکھ پھر اس سے مخاطب ہوئی:

"کیوں بھئی! کیا سوچنے لگے؟ چلئے نا!"

"آپ مجھے راستہ بتاتی جایئے۔ میں چلتا جاؤں گا" طاہر نے جواب دیا۔ اور دل میں سوچنے لگا۔ کہ یہ تو بہت اچھی بات ہے اس سے مجھے اپنی آنکھوں کے بارہ میں بھی پتہ چل جائے گا اور مجھے میرے سوالات کے جواب بھی مل جائیں گے۔ پھر آنکھ اس سے مخاطب ہوئی:

"پہلے آپ سیدھے آجایئے۔ یہ میرے گھر کے دروازے کا پہلا پردہ ہے۔ لوگوں نے اسے کنجکٹائیوا (CONJUCTIVA) کا نام دے رکھا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اس میں داخل ہونے کے لئے اسے آپ کو اُٹھانا بھی نہیں پڑیگا آپ شعاع ہیں نا! تو اس سے آپ بآسانی گزر جائیں گے۔ ہاں! آپ کو اتنا بتاتی چلوں کہ یہ جو ایک ہموار جھلی کی مانند ہے اس میں بے شمار غدود ہوتے ہیں جن میں سے لعاب دار رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ یہ لیس دار رطوبت میری سطح کو چکنا رکھتی ہے۔ جس کی وجہ سے میں حرکت کرتی ہوں۔ یہ جو آپ ہر دو چار سیکنڈ کے بعد پلکیں جھپکاتے رہتے ہیں نا! یہ اس لئے کہ میری سطح پر جو غبار وغیرہ ہو وہ صاف ہوتا رہے۔ اس کے علاوہ میرے اوپر باہر کی جانب ایک اور قسم کے غدود ہوتے

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہیں جنہیں آنسو پیدا کرنے والے غدود کہتے ہیں۔ جب کوئی چیز میرے اوپر پڑ جائے تو بعض بچے آنکھیں ہاتھ سے ملنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ اچھی بات نہیں اور اس چیز کے پڑنے سے میری اس بیرونی جھلی پر خراش پیدا ہو جاتی ہے اور فوراً آنسو نکلنے لگتے ہیں۔ وہ بیرونی مادہ یا تو ان آنسوؤں کے پانی میں حل ہو جاتا ہے یا آنسوؤں کے ساتھ بہہ کر نکل جاتا ہے۔"

"ارے واہ! یہ تو آپ نے بہت اچھی بات بتائی! اب آپ یہ بھی تو بتائیے نا کہ آپ حرکت کیسے کر لیتی ہیں؟ ادھر اُدھر، دائیں بائیں، اوپر نیچے غرض ہر طرف تو آپ حرکت کر لیتی ہیں۔" طاہر نے پوچھا۔

آنکھ کو اس کے اس بے ساختہ سوال پر ہنسی آ گئی اور اس نے اپنی پلکوں کو ہلاتے ہوئے کہا:۔

"کیوں بے صبرے ہو رہے ہو بھیا! ابھی آپ کو سب کچھ بتاتی ہوں! دراصل اللہ تعالیٰ نے جس نے مجھے بنایا ہے چھ مددگار دیئے ہیں۔ یہ عضلات ہیں جن میں سے دو عمداً پہیوں کی طرح ہیں اور چار سیدھے ہیں جو مجھے ہر طرح کی حرکت کرنے میں مدد دیتے ہیں اور جب میں دائیں طرف حرکت کرتی ہوں تو میری بائیں دوسری آنکھ کو بھی اسی طرف حرکت کرنا پڑتی ہے کیونکہ ہمارا آقا دماغ ہمیں احکام دیتا ہے۔"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ آپ دونوں بہنوں کے اتفاق ہی کی برکت سے تو ہمیں اتنا فائدہ ہوتا ہے کہ ہم ایک وقت میں ایک چیز، آپ دونوں کی مدد سے بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ ورنہ آپ دونوں میں جھگڑا ہو جائے تو دائیں آنکھ سے کچھ اور نظر آ رہا ہو اور بائیں آنکھ سے کچھ اور" یہ کہتے ہوئے طاہر آگے بڑھا تو اسے اپنی چلنے کی رفتار میں کمی ہوتی محسوس ہوئی۔ اتنے میں آنکھ دوبارہ اس سے مخاطب ہوئی:

"اب آپ میرے دروازے کے سامنے کے دوسرے پردہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ میرا یہ حصہ جسے آپ لوگوں نے "قرنیہ" (CORNEA) کا نام دیا ہوا ہے دراصل یہ میرے گھر کے احاطہ سکلیرا (SCLERA) کا ہی ایک حصہ ہے جو دروازے کے سامنے آ کر شفاف سطح میں بدل جاتا ہے تاکہ روشنی بآسانی اس میں سے گزر سکے اور ہاں بھیا! ایک دلچسپ بات بتاؤں آپ کو! کہ جب آپ کی غذا میں وٹامن اے (A) یا رائبو فلیون (RIBOFLAVIN) وغیرہ کی کمی ہو جاتی ہے یعنی آپ دودھ، مکھن، مچھلی، انڈے اور سبزیاں وغیرہ کے استعمال میں بہت کمی کر دیتے ہیں تو یہی قرنیہ سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے اور اس میں سے روشنی کی شعاعیں بآسانی نہیں گزر پاتیں۔"

"مگر اس طرح تو آدمی اندھے ہو جاتے

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہوں گے"۔ طاہر نے پھر سوال کیا۔

"مکمل اندھے تو نہیں ہوتے تاہم اُن کی بینائی میں فرق آجاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات جب قرنیہ میں کوئی خرابی ہو تو ڈاکٹر اسے آپریشن کے ذریعہ بدل دیتے ہیں۔" آنکھ نے سمجھاتے ہوئے طاہر سے کہا۔

"تو وہ دوسرا قرنیہ کہاں سے لیتے ہیں؟"

طاہر کے اس سوال پر آنکھ دوبارہ مسکرائی اور اور ملکوں کو ہلاتے ہوئے بولی۔

"ارے! آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ بعض لوگ مرتے وقت یہ وصیت کر جاتے ہیں کہ ہماری آنکھیں کسی نابینا کو لگا دی جائیں چنانچہ ان کی موت کے بعد ان کی آنکھوں کا قرنیہ، نابینا لوگوں کے قرنیہ کی جگہ لگا دیا جاتا ہے اور یوں اُن کی بینائی بحال ہو جاتی ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے لوگوں نے اپنی آنکھیں ہسپتالوں کو دے رکھی ہیں کہ ان کی موت کے بعد انہیں استعمال میں لایا جائے کیونکہ اس طرح سے ان کے ایک نابینا بھائی کو دنیا میں خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو دیکھنے کا موقع ملتا ہے اور اللہ میاں خود بھی ایسے بندوں سے بے حد خوش ہوتے ہیں۔"

طاہر نے جو یہ باتیں بڑے غور سے سن رہا تھا اپنے دل میں سوچا کہ یہ واقعی بہت نیک کام ہے اور میں بھی ایسی ہی وصیت کروں گا۔ چنانچہ وہ سوچتے ہوئے وہ آگے چلدیا۔ تو اسے کچھ نمی سی محسوس ہوئی۔ اس میں سے وہ نہایت تیزی سے گزر گیا۔ حتیٰ کہ پھر ایک قدرے سخت چیز اس کے سامنے آگئی۔

آنکھ نے اسے بتلایا کہ جس حصے سے آپ گزر کر آئے ہیں اسے "میرا یا نی" یا "AQUOUS HOMOUR" کہتے ہیں۔ یہ میرے سب سے اہم حصہ یعنی عدسہ کی حفاظت کرتا ہے۔ جو اب آپ کے سامنے ہے اور شاید آپ نے غور نہیں کیا کہ جس راستے آپ یہاں تک پہنچے ہیں یہی دراصل میرے گھر کا دروازہ ہے۔ اسے آپ لوگ آنکھ کی پتلی (PUPIL) کہتے ہیں اور یہ ایک رنگین پردے جسے پردۂ غنیبہ (IRIS) کہتے ہیں کے اندر ایک سوراخ کی شکل میں ہے۔ جب روشنی زیادہ ہو جاتی ہے تو یہی پتلی چھوٹی ہو جاتی ہے تاکہ کم روشنی اندر جائے اور مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اسی طرح جب کم روشنی ہو تو یہ پتلی پھیل جاتی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ روشنی اندر آسکے اور واضح طور پر دکھائی دے سکے۔ اسی طرح جب خوف محسوس ہو تب بھی یہ پتلی پھیلتی ہے۔"

"آپ پردۂ غنیبہ کے متعلق تو کچھ بتانا بھول ہی گئیں۔" طاہر نے پھر یہ تاثر دیا کہ وہ آنکھ کی باتیں بغور سن رہا ہے۔

"پردۂ غنیبہ ایک رنگین پردہ ہے جس کی وجہ سے میرا رنگ کالا ہے۔ اسی پردے کے رنگ کی وجہ سے مختلف لوگوں کی آنکھوں میں مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ کسی کی نیلی آنکھیں ہوتی ہیں تو کسی کی بھوری۔"

(باقی آئندہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

انگریزی سے ترجمہ

وعدہ خلافی کی سزا

جناب جاوید احمد جامعہ احمدیہ ربوہ

پانچ سو سال قبل کی بات ہے۔ شمالی سمندر کے پار "ہیملن" نامی بستی تھی اس میں چوہوں کی کثرت تھی۔ وہ چوہے اتنے بڑے بڑے تھے کہ کتوں، بلیوں اور ننھے منے بچوں سے لڑائی کیا کرتے تھے۔ وہاں کے رہنے والے چوہوں سے بہت تنگ آگئے۔ ایک دن انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس مسئلہ کو اپنے سردار کے سامنے پیش کیا جائے۔ ابھی وہ سردار کے ساتھ بیٹھے مشورہ ہی کر رہے تھے کہ ایک بنسری والا وہاں پہنچا۔ ان لوگوں نے اُس سے التجا کی۔ کہ اگر وہ چوہوں کو نکالنے میں کامیاب ہوگیا تو وہ ایک ہزار سونے کے سکے بطور معاوضہ وصول کرے گا۔ بستی والوں کو اس سے بڑی خوشی ہوئی وہ اسے اس سے بھی زیادہ رقم دینے کو تیار تھے۔ معاوضہ طے ہونے کے بعد بنسری والا سُریں نکال رہا تھا۔ اُس کی سروں میں اتنا اثر تھا کہ بستی کے تمام چوہے اس کے پیچھے ہو لئے

بنسری والا ان سب کو لے کر دریا پر چلا گیا۔ اور کنارے پر بیٹھ کر بنسری بجانے لگا۔ چوہے بنسری کی آواز سے اس قدر حواس کھو بیٹھے تھے کہ انھوں نے اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کی اور ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کر دریا میں کودنے لگے

جب بنسری والا اس انوکھے طریق سے چوہوں کا خاتمہ کر چکا تو خوشی خوشی بستی کی جانب چل پڑا۔ کہ آج اُسے بہت سا انعام و اکرام، معاوضہ کے علاوہ بھی ملے گا۔ لیکن جب بستی پر پہنچ کر اس نے سردار سے اپنے معاوضہ کا مطالبہ کیا تو وہ بجائے اس کو معاوضہ دینے کے اس کے ساتھ تمسخر کرنے لگا۔

اس بات سے بنسری والے کو بڑا غصہ آیا۔ اس نے دوبارہ بنسری بجانا شروع کر دی اور گلیوں اور بازاروں میں گھومنے لگا۔ اب اس جادو اثر بنسری سے چوہوں کی بجائے

Digitized by khalafat Library Rabwah

چھوٹے کم سن بچوں کو ان کے گھروں سے نکال لیا۔ اب یہ بچے بھی چوہوں کی طرح اس عجیب آدمی کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ آپ حیران ہوں گے کہ اس عجیب آدمی نے ان بچوں سے وہ سلوک نہیں کیا جو وہ اس سے قبل چوہوں سے کر چکا تھا بلکہ وہ ان کو لے ایک غار کے دروازہ تک لے گیا۔ دروازہ کھلا اور سب بچے اندر داخل ہو گئے۔ دروازہ بند ہو گیا۔

اس وقت سے لے کر آج تک نہ تو ان بچوں کے بارے میں کوئی خبر ہوئی اور نہ ہی اس عجیب آدمی کے متعلق کوئی جان سکا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ خلافی کرنے والی قوم کو سزا دی۔

○

اندھیرے اور چراغ

حافظ ابن حجرؒ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے نقل کی ہے کہ اندھیرے پانچ ہیں اور پانچ ہی ان کے چراغ ہیں:۔

- دنیا کی محبت اندھیرا ہے جس کا چراغ تقویٰ ہے
- گناہ اندھیرا ہے جس کا چراغ توبہ ہے
- قبر اندھیرا ہے جس کا چراغ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے
- آخرت اندھیرا ہے جس کا چراغ نیک عمل ہے
- پل صراط اندھیرا ہے جس کا چراغ یقین ہے

(مکمل ارشاد جاوید معاھدہ والہ (بیالکوٹ)

دلچسپ اور عجیب

اَن پڑھ

پیارے بچو! پاپوا نیوگنی آسٹریلیا کے شمال میں واقع ہے یہ دنیا کا واحد ملک ہے جس کے وزیر تعلیم بالکل ان پڑھ ہیں۔ وہ کبھی کسی سکول میں نہیں گئے اور وہ دنیا کی کوئی زبان پڑھ اور لکھ نہیں سکتے۔ وہ اپنی مادری زبان بھی نہیں پڑھ سکتے۔ لیکن اس کے باوجود گزشتہ ایک سال سے وزارت تعلیم چلا رہے ہیں۔ اسی طرح نیوگنی کے زیر اطلاعات اس حد تک ان پڑھ ہیں کہ وہ اپنے دستخط بھی نہیں کر سکتے اور دستخط کی بجائے انگوٹھا لگاتے ہیں۔ وزیر اطلاعات نے اپنی مدد کے لئے کچھ مشیر رکھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے چار کورس ان پڑھ ہیں اور وہ بھی دستخط کی جگہ انگوٹھا لگاتے ہیں۔ وزیر اطلاعات زبانی احکامات جاری کرتے ہیں اور محض اپنی یادداشت کے سہارے کام چلا رہے ہیں۔

(پیر محبوب الرحمٰن۔ سانگھڑ)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

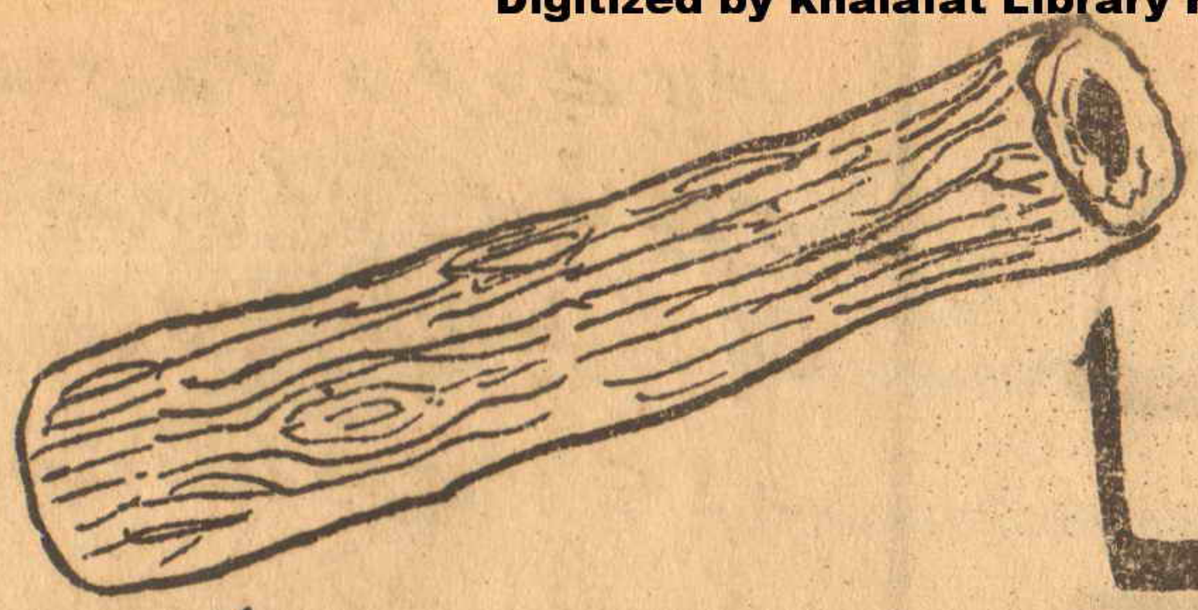

بالسا

سب سے کم وزن لکڑی

از جناب محمد اجمل نوشاہی کراچی

بالسا عمارتی لکڑی میں اپنی ایک الگ ہی حیثیت اور وقار رکھتی ہے۔ یہ وزن کے اعتبار سے بہت ہی ہلکی ہوتی ہے۔ دنیا میں تمام لڑائی جھگڑوں اور مار کٹائی کی فلموں میں یہی لکڑی استعمال کی جاتی ہے۔

یہ لکڑی عموماً شمالی امریکہ میں پائی جاتی ہے۔ دنیا میں اس کی سب سے زیادہ پیداوار ایکوے ڈار میں ہوتی ہے۔ وہاں پر اس لکڑی کی باقاعدہ فصل کاشت کی جاتی ہے۔ بالسا بہت عرصہ تک لگی رہتی ہے اور اس کے لئے زمین کی تبدیلی بھی ضروری نہیں ایک ہی جگہ پر صدیوں تک پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اس کا پودا کافی تیزی سے بڑھتا ہے لگانے کے چھ ماہ بعد آپ دیکھیں گے کہ یہ بارہ فٹ تک پہنچ چکی ہوگی اور دس سال کے عرصہ میں یہ تو بے حد اور جسیم ہو جاتی ہے۔ بالغ درخت کا نصف قطر ڈیڑھ فٹ کے قریب ہوتا ہے۔ اس کی ہر شاخ کے آخر پر پھولوں کا ایک گچھا ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ بیج کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ہر بیج کے ساتھ سفید ریشم کی طرح کوئی چیز لگی ہوتی ہے۔ تیز ہوا سے بیج اس شے کی بدولت اڑ جاتا ہے اور دور دور تک اپنی نسل بڑھاتا ہے۔ جب اس کا موسم موافق آجائے تو یہ بہت بڑھتا اور پھلتا پھولتا ہے۔

تازہ بالسا کا وزن کچھ زیادہ ہوتا ہے اس میں ۷۵ سے لے کر قریباً ۸۵ فی صد پانی ہوتا ہے۔ ایک مکعب فٹ تازہ لکڑی کا وزن ۱۳ سیر کے قریب ہوتا ہے مگر جب اس کو خشک کر لیا جاتا ہے تو یہ وزن صرف ڈھائی سیر رہ جاتا ہے۔ فصل کاٹ لینے پر اس کو دریا میں بہا دیا جاتا ہے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

بعض لوگ اس کے کشتی نما گھر بنا لیتے ہیں اور اسی میں اپنے بیوی بچوں کو بھی بٹھا لیتے ہیں تاکہ اس کی حفاظت کر سکیں۔ بعض لوگ بالسا پر لمبی یاد یت ڈال دیتے ہیں اور اپنے پالتو جانور بھی ساتھ لے جاتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے گھروں سے دریا کے راستے نکل جاتے ہیں اور وہاں اس کو بیچ کر ریل کے راستے واپس اپنے گھروں کو آ جاتے ہیں۔

بالسا کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ یہ کسی چیز کو بہت جلدی جذب کر لیتا ہے۔ اگر آپ کسی خشک لکڑی کو بارش میں رکھیں تو وزن کرنے پر پتہ لگے گا کہ بالسا نے اپنے وزن سے دوگنا اور پانی جذب کر لیا ہے۔ اگر آپ بالسا کی وزنی لکڑی کو آرے سے چیریں تو اس میں سے پانی قطروں کی شکل میں بہنے لگے گا۔

آج کل بالسا سے ماہی گیری جہاز اور ہیلی کاپٹروں میں عام طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ ہیلی کاپٹر کی دو چادروں کے درمیان بالسا کی ایک تہہ لگا دی جاتی ہے جو باہر کی نمی، حرارت یا سردی کو اندر تک نہیں آنے دیتی۔ اس سے کھانے اور مختلف کھانے بھی بنائے جاتے ہیں۔

○

بلّی

اسلم نے اِک بلّی پالی
بال سفید، دم اس کی کالی
اس کا نام ہے رکھّا رانی
سب کی ہے جانی پہچانی
پتلی پتلی ٹانگوں والی
نیلی نیلی آنکھوں والی
بیٹھ تو لگے تھکی تھکی سی گڑیا
آفت کی ہے مگر یہ پڑیا
جب بھی باورچی خانے جائے
سالن روٹی چٹ کر جائے
پی کے دودھ اور کھا کے بوٹی
ہو گئی ہے چند دن میں موٹی
جب بھی لیکے گا مکھن میں کھانا
پاس کھڑی یہ گائے گا نا
"چوں اس کا گیت سناؤں
"میاؤں میاؤں میاؤں میاؤں"

(منیر احمد بخاری۔ پسرور)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

دس روپے کا نوٹ

زاہدہ نذیر۔ دارالیمن۔ ربوہ

میز پر سے کتابیں اٹھاتے ہوئے فوزی کی نظر اچانک سبز رنگ کے نوٹ پر جا پڑی دس روپے کا نوٹ دیکھتے ہی وہ خوشی سے بے قابو ہو گئی اور چلانے لگی۔

"آہا۔ دس روپے کا نوٹ! واہ جی مزا آگیا۔"

"مگر یہ ہوں گے کس کے؟ ——— میز پر کھلا نوٹ رکھ سکتا ہے ———؟" وہ سوچنے لگی۔ کافی سوچ بچار کے بعد بھی کچھ سمجھ میں نہ آیا تو اس نے دل کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ "چلو جس کے ہوں گے خود ہی پوچھ لے گا۔ اب کھلا ایک ایک سے کیا پوچھنا" اور اس نے وہ دس روپے اپنے پاس رکھ لئے۔ مگر کافی دن گزرنے کے بعد بھی کسی نے نہ پوچھا۔

دراصل اصغر میز پہ فوزی کی کتابیں درست کر رہی تھیں۔ پیسے ان کے ہاتھ میں تھے جو انھوں نے وہیں رکھ دیئے اور بعد میں حافظے کی کمزوری کے باعث الفیں یاد نہ رہا۔

ادھر مہینے کی آخری تاریخیں تھیں۔ اور چٹوری فوزی کے پاس تو جیب خرچ پہلی تاریخوں میں ہی ختم ہو جاتا تھا۔ کیونکہ کھانا اور کتابیں خریدنا اس کی کمزوری تھی اسی لئے فوزی نے سوچا کیوں نہ انہی دس روپوں سے کام چلایا جائے۔ کیونکہ بچوں کے بہت سے خوبصورت رسالے اور ناول چھپ کر بازار میں آچکے تھے اور جب تک وہ یہ کتابیں خرید نہ لیتی اسے چین نہ آتا تھا۔ اس نے چند دن اور انتظار کیا لیکن کسی نے بھی پیسوں کے گم ہو جانے کا تذکرہ نہ کیا تو فوزی کی نیت خراب ہو گئی۔

رات کو بستر پر لیٹے لیٹے اسے پھر دس روپوں کا خیال آگیا اور وہ سوچنے لگی۔ یہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

پیسے اللہ میاں نے میری مدد کو بھیجے ہیں۔ اگر کسی کے گم ہو جاتے تو وہ ضرور پوچھتا۔ واہ رے اللہ میاں! آپ بھی کتنے اچھے ہیں۔ آپ کو میرا کتنا خیال ہے۔ پتہ ہے نا کہ یہ فوزی کی بچی آج کل کنگال ہو گئی ہے — وہ تصور میں ہی اللہ میاں سے باتیں کرتی رہی۔

آخر اس نے فیصلہ کر لیا کہ ان دس روپوں سے کتابیں خریدنی چاہئیں۔ صبح وہ جلدی سے تیار ہوئی اور دس روپے کا نوٹ لیتے ہوئے چھپائے سکول کی طرف چل پڑی۔ راستہ بھر وہ خوشی سے گنگناتی رہی۔ اس کے تصور میں ڈھیروں خوبصورت کتابیں تھیں۔ جنہیں آج وہ خریدنے والی تھی۔ انہی خوش کن سوچوں میں گم وہ سڑک پار کر رہی تھی کہ ایک تیز رفتار کار کی زد میں آگئی اور بری طرح زخمی ہو گئی۔

"ہائے امی مجھے بچا لیجئے۔ ہائے امی میں مر گئی۔" کہتے ہوئے فوزی چیخیں مارنے لگی۔ اس کی چیخیں سن کر امی دوڑی آئیں اور اسے اپنے ساتھ لپٹا کر پیار کرنے لگیں اور پوچھا "کیا تم نے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا ہے؟"

"امی! میں کہاں ہوں؟" فوزی نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔

"بیٹی تم اپنے کمرے میں ہو!" امی نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا۔

"امی! مجھے کچھ نہیں ہوا ——— ؟ میں زندہ ہوں؟" فوزی نے آنکھیں کھول کر اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا۔

امی کے پوچھنے پر اس نے دس روپے والا سارا واقعہ امی کو بتایا۔ امی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر تم اسی طرح چوری کا مال ہڑپ کرنے کی کوشش کرتیں۔ تو تمہیں اسی طرح سزا ملنی تھی۔ شکر کرو کہ تم بچ گئیں۔ چوری کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ جان بوجھ کر کسی کی چیز اٹھا لی جائے بلکہ کسی کی چیز یہ سمجھتے ہوئے بھی کہ یہ میری نہیں۔ استعمال کرنا چوری ہی میں شامل ہے"

فوزی نے اپنی امی کی باتیں بڑے غور سے سنیں اور دس روپے کا نوٹ انہیں واپس کر دیا۔ اور وعدہ کیا کہ وہ آئندہ کبھی بھی ایسا نہیں کرے گی۔ پھر اس نے اپنی امی سے معافی مانگ لی۔

○

کبھی ——— زیادہ

——— ہر کسی کے سامنے

——— بغیر جھوک کے

——— بازار میں کھڑے ہو کر

——— حرام کا مال

——— بائیں ہاتھ سے

——— بخیل کے ہاں دعوت اور بات بات پر قسم کبھی نہ کھاؤ۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

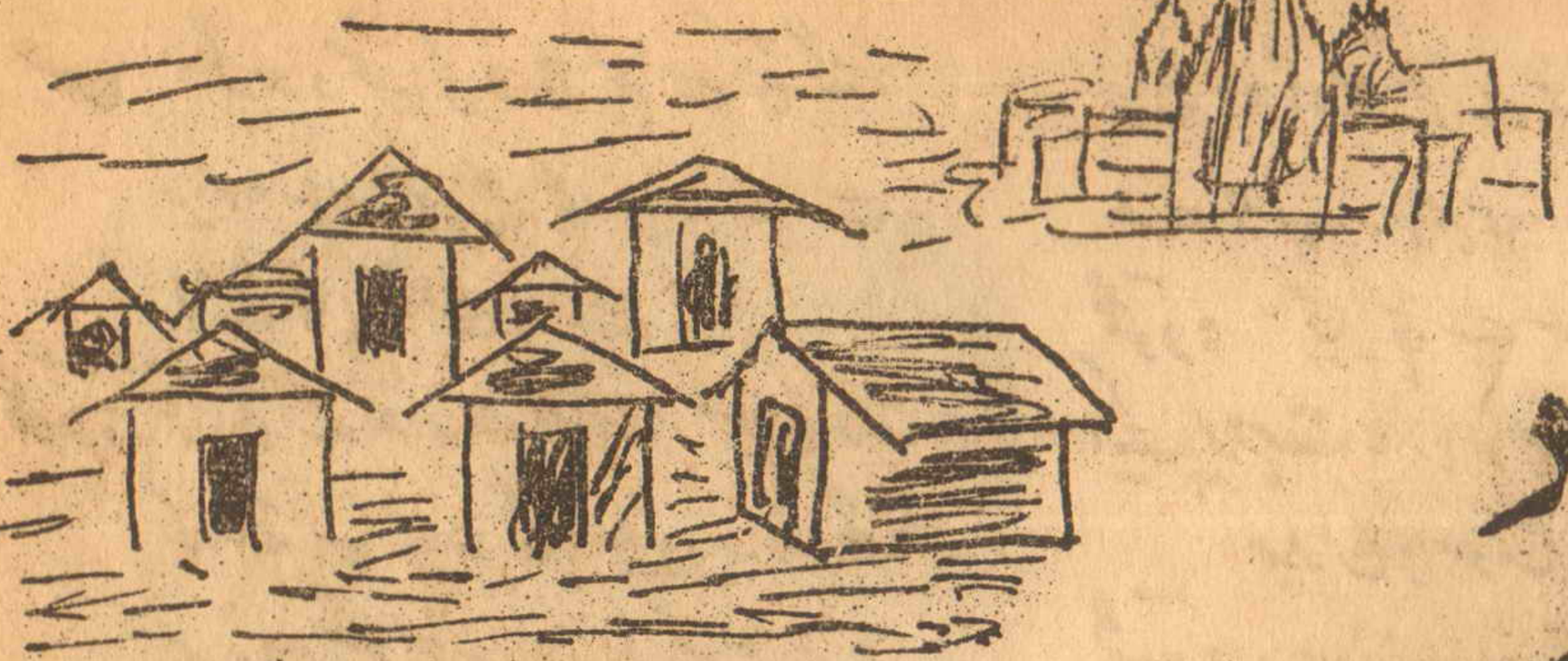

ڈرامے

محمود غزنوی

جناب حافظ فضل الرحمٰن بشیر۔ ربوہ

(رات کا وقت ہے۔ ایک بہت بڑے میدان میں دور دور تک فوجی خیمے لگے ہوئے ہیں۔ سومنات کا مندر قریب ہے۔ محمود اپنے خیمہ میں قالین پر بیٹھا ہے اور چاروں طرف فوج کے افسر کھڑے ہیں۔ خیمہ میں ایک شمع روشن ہے۔)

محمود: (سر اٹھا کر) "حسن! کہو کیا خبر لائے ہو؟"

حسن: "جہاں پناہ! دشمن نے آج رات حملہ کرنے کی پوری تیاری کر لی تھی مگر....."

محمود: (سنبھل کر بیٹھ جاتا ہے) "مگر کیا ہوا؟"

حسن: "مگر ایک راجہ نے کہا۔ ہم موتے شیروں پر ہرگز حملہ نہ کریں گے بلکہ صبح کو جگا کر ان کا شکار کریں گے۔"

محمود: (غصہ میں دوسرے سردار سے) "داؤد! تمہارے خیال میں دشمن کے پاس کتنے سپاہی ہیں جن پر یہ اتنے مغرور ہیں۔"

داؤد: "میرے آقا! ساٹھ ہزار پیدل اور چالیس ہزار سوار۔ ان کے علاوہ دو ہزار جنگی ہاتھی ان کے ساتھ ہیں۔"

محمود: (گہری فکر میں ڈوب جاتا ہے) "ساٹھ ہزار پیدل اور چالیس ہزار سوار دو ہزار جنگی ہاتھی۔" (داؤد کی طرف دیکھ کر) "اور ہمارے ساتھ کتنے بہادر ہیں؟"

داؤد: "بارہ ہزار۔ جو سر سے کفن باندھے ہر وقت لڑنے مرنے کے لئے تیار ہیں۔"

محمود: "بارہ ہزار ہیں ہمارے ساتھ۔ یعنی۔ چوبیس ہزار ہاتھ ــــ وہ ہاتھ جن کے وار پہاڑ کے ٹکڑے اڑا دیں اور زمین آسمان الٹ کر رکھ دیں۔"

Digitized by khalafat Library Rabwah

حسن "اگرچہ دشمن کی فوج ہم سے کئی گنا زیادہ ہے لیکن پھر بھی ہمارا ان سے لڑنے کا پکا ارادہ ہے۔"

محمود: "لڑائی کے نقارے بجا دو! صبح کی نماز کے بعد سپاہیوں کی صفیں بناؤ۔ گھوڑوں پر زین کسواؤ۔ اللہ اکبر کے نعرے بلند کر کے دشمن کا دل ہلا دو۔ بہادرو! آگے بڑھو اور دلیرانہ ہاتھ دکھاتے ہوئے سومنات پر اسلامی پرچم لہرا دو۔ سومنات تو صرف ایک مندر ہے بارہ ہزار مسلمان تو ساری دنیا فتح کر سکتے ہیں۔"

(حسن سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکاتا ہے اور الٹے پاؤں تعمیلِ حکم کے لئے چلا جاتا ہے۔)

دوسرا منظر

(سورج ڈوب رہا ہے۔ میدانِ جنگ خونخوار لڑتے ہوئے سپاہیوں، زخمی سپاہیوں اور گھوڑوں سے پٹا پڑا ہے۔ محمود گھوڑے پر سوار دشمنوں کی بزدلی کا تماشا دیکھ رہا ہے۔ دشمن کی فوج میں کھلبلی مچی ہوئی ہے)

محمود آگے بڑھتا ہے اور اپنے سردار دل کے ساتھ مندر کے دروازے پر پہنچ جاتا ہے وہاں دو آدمی کھڑے ہیں۔ جن کے جسم ڈر کے مارے کانپ رہے ہیں۔ ان سے پوچھتا ہے:۔

محمود: "کیا یہی ہے سومنات کا مندر؟"

ایک پروہت: (ہاتھ جوڑ کر کانپتے ہوئے) "ہاں مہاراج! سومنات جی کا مندر یہی ہے۔"

محمود: "ہم اندر جائیں گے۔"

پروہت راستہ چھوڑ دیتا ہے۔ محمود لوہے کا گرز ہاتھ میں لئے سردار دل کے ساتھ مندر کے اندر جاتا ہے اور بتوں کی طرف تیز تیز قدم بڑھاتا ہے پروہت ہاتھ جوڑے ڈرتا ڈرتا قریب آتا ہے)

محمود: (پروہت سے) "تم کیا چاہتے ہو؟"

پروہت: (لرزتے ہوئے) "ہمارے مہاراج.... ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان مورتیوں کو نہ توڑا جائے۔ ہم ان کے برابر سونا دینے کے لئے تیار ہیں۔"

محمود: "نہیں ہرگز نہیں۔"

"دل ہے غنی، غلامِ رسولِ زمیںؐ ہوں میں
بت جائے بت تراش نہیں، بت شکن ہوں میں"

(محمود کا گرز پڑتے ہی بت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ نعرۂ تکبیر کی آوازیں بلند ہوتی ہیں۔ اسلام پائندہ باد کے نعرے تمام فضا میں گونجتے ہیں اور پردہ گرتا ہے)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

فہیم کی بہادری

خالد محمود - گنری (سندھ)

شمیم اور فہیم دو بھائی تھے ابھی دونوں چھوٹے ہی تھے کہ ان کی والدہ فوت ہو گئیں۔ ان کے والد صاحب نے دونوں کو ماں کا پیار بھی دیا اور باپ کی شفقت بھی۔ دونوں بھائی بہت ذہین تھے اور دونوں اپنی اپنی کلاس میں اوّل آتے تھے۔ شمیم بڑا تھا اور فہیم چھوٹا تھا۔

ان کے والد صاحب ایک شیکری میں منیجر تھے وہ بہت دیانتدار آدمی تھے مگر کسی ملازم کی ضرورت ہوتی تو وہی شخص منتخب کرتے جو کام کرنے والا ہوتا۔ بعض لوگ رشوت بھی دینے کی کوشش کرتے لیکن وہ قبول نہ کرتے ایک مرتبہ ایک ملازم کی ضرورت پڑی۔ انھوں نے اخبار میں اشتہار دیا اور درخواستیں طلب کیں۔ اور ایک دن انٹرویو کے لئے مقرر کیا۔ چنانچہ ملازمت کے خواہشمند انٹرویو کے لئے آئے۔ فہیم اور شمیم کے والد صاحب نے انٹرویو لینا شروع کیا۔ انھوں نے ایک مختتی آدمی کو منتخب کر لیا لیکن بعض لوگوں کو انھوں نے رد کر دیا تھا ان میں ایک شخص کو بہت غصہ آیا جو اپنے آپ کو بہت قابل سمجھتا تھا۔ اس نے فہیم کے والد سے انتقام لینے کا فیصلہ کیا۔

ایک مرتبہ دونوں بھائی مغرب کے وقت کھیل کر واپس آ رہے تھے کہ چار آدمی ان کے پاس آئے۔ ان میں سے ایک نے پستول پکڑا ہوا تھا اس نے کہا۔ "اگر شور مچانے کی کوشش کی تو میں گولی مار دوں گا" یہ کہہ کر اس نے فہیم کے والد کے

Digitized by khalafat Library Rabwah

نہیں کروں گا۔ ان سب نے اپنے چہروں کو چھپایا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ ان دونوں کو اغوا کر کے لے جانے لگے۔ دونوں بہت پریشان ہوئے۔ آخر کیا کرتے خاموش رہے۔

چلتے چلتے وہ ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں قریب کوئی مکان نہ تھا۔ صرف کچھ جھاڑیاں تھیں۔ فہیم نے پستول والے شخص کو غافل دیکھا تو اسے زور سے دھکا دیا وہ شخص ایک جھاڑی میں گرا اور پستول بھی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ فہیم نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور بہت تیز دوڑنے لگا۔ چونکہ پستول جھاڑی میں گرا تھا۔ اس لئے وہ اسے تلاش نہ کر سکا لیکن چونکہ شمیم بہت زیادہ گھبرا گیا تھا اس لئے وہ نہ بھاگ سکا۔ فہیم بھاگتا بھاگتا گھر آیا اور سارا قصہ اپنے ابو کو سنایا اس کے والد صاحب پولیس لے کر ان کے پیچھے گئے لیکن وہ شخص وہاں سے فرار ہو چکے تھے چنانچہ یہ طالب و خاسر واپس آ گئے لیکن انہوں نے شمیم کو برآمد کرنے کی بہت کوشش کی لیکن کچھ پتہ نہ چل سکا۔ اسی طرح بہت سے دن گزر گئے۔ لیکن شمیم برآمد نہ ہو سکا۔ فہیم اور اس کے والد صاحب بہت پریشان رہتے۔

ایک دن فہیم دوپہر کو بازار سے واپس آ رہا تھا کہ اس نے اس شخص کو دیکھا جس نے اغوا کی واردات کے وقت پستول پکڑا ہوا تھا۔ اور جب وہ جھاڑی میں گرا تھا تو اس کے چہرہ سے نقاب ہٹ گیا تھا۔ فہیم نے اسے پہچان لیا اور چوری چوری اس کا پیچھا کرنے لگا۔ یہاں تک کہ وہ شخص ایک مکان میں داخل ہوا۔ فہیم بھی مکان کے دروازے پر کھڑا رہا اور چھپ کر دیکھنے لگا۔ اس شخص کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی۔ وہ ایک کمرے کے پاس گیا اور تالا کھولا۔ اس نے وہ چیز بند کمرے میں کسی کو دے دی اور باتیں کرنے لگا۔ فہیم کو شبہ ہوا کہ اس کمرہ میں اس کا بھائی بند ہے۔ دور ہونے کی وجہ سے نہ وہ ان کی باتیں سن سکا اور نہ کمرے کے اندر والے کسی آدمی کو دیکھ سکا۔

تھوڑی دیر میں وہ شخص واپس مڑا تو فہیم جلدی سے ایک طرف چھپ گیا۔ جب وہ چلا گیا تو فہیم دیوار پھاند کر اندر گیا اور اس کمرہ کے دروازے پر پہنچ کر اس نے شمیم کو آواز دی۔ شمیم نے اپنے بھائی کی آواز پہچان لی اور جواب دیا کہ "مجھے ان لوگوں نے کمرے میں باندھا ہوا ہے"

فہیم کو وہاں ایک موٹا سا ڈنڈا پڑا ملا۔ اس نے اسے اٹھایا اور مکان میں چھپ

Digitized by khalafat Library Rabwah

گیا۔ کچھ دیر بعد وہ شخص دوبارہ آیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر چلا گیا۔ اور شمیم سے باتیں کرنے لگا۔ فہیم موقع پاکر دروازہ پر آگیا اور خاموشی سے دیوار سے لگ گیا۔ جب وہ کمرہ سے باہر نکلنے لگا تو فہیم نے نہایت پھرتی سے ڈنڈا اس کے سر پر دے مارا جس سے وہ تیورا کر گرا اور بے ہوش ہوگیا۔ فہیم جلدی سے کمرے میں گیا اور دیکھا کہ شمیم زنجیر سے بندھا ہوا ہے فہیم نے اسے جلدی سے کھولا اور پھر انہی زنجیروں سے اس آدمی کو اسی جگہ باندھ کر دروازہ بند کرکے تالا لگا دیا۔ پھر دونوں بھائی تھانہ گئے۔ وہاں تھانیدار صاحب نے فون کرکے ان کے ابّو کو ---- وہاں بلا لیا۔ تھانیدار صاحب نے چند سپاہیوں کو ساتھ لیا اور اس مکان پر پہنچے جہاں شمیم کو اغوا کرکے رکھا گیا تھا۔ انہوں نے اس شخص کو ہوش میں پایا۔ وہ ہم سب کو دیکھ کر رونے لگا۔ پولیس اسے تھانہ لے گئی جہاں اس کی خوب پٹائی کی گئی۔ اس نے پولیس کو بتایا کہ چونکہ ان کے ابا نے اسے ملازم نہیں رکھا تھا۔ اس لئے اس نے انتقاماً اسے اغوا کرلیا۔

سوال و جواب

سوال ۱: سوال و جواب کا سلسلہ کیوں بند کر دیا گیا ہے؟

(طاہرہ حبیب احمد حاوی آباد)

جواب: جی نہیں ایسا تو نہیں۔ آپ کا سوال اور جواب دونوں حاضر ہیں۔

سوال ۲: "تشحیذ الاذہان" کے لفظی و لغوی معنی کیا ہیں؟

جواب: تشحیذ کے معنے ہیں تیز کرنا اور اذہان۔ ذہن کی جمع ہے۔ اب آپ کو "تشحیذ الاذہان" کا مطلب سمجھ آگیا ہوگا یعنی "تشحیذ الاذہان" وہ رسالہ ہے جو آپ ذہنوں کو تیز کرتا اور جلا بخشتا ہے۔

سوال ۳: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رویس قرنی رضؓ کو اپنا سلام پہنچانے کا حکم دیا تھا یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو؟ یا دونوں کو؟

(شاہد محمود۔ لاہور)

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اویس قرنی رضؓ کو اپنا سلام پہنچانے کا ارشاد فرمایا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق یہی حکم فرمایا تھا کہ جب تم اسے پاؤ تو میرا سلام اسے پہنچانا۔

سوال ۴: ناصرات کے صفحات کے لئے ہم جو کچھ لکھتے ہیں وہ آپ کو ارسال کریں یا منظر احمد صاحب منصور کو بھیجا کریں؟

(شیخ محمد بشیر آزاد منڈی مریدکے)

جواب: مدیر تشحیذ کے نام ہی بھجوائیں۔

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

بزمِ تشحیذ

● "سوال و جواب کا سلسلہ کیوں بند کر دیا گیا ہے مستقل کے ادیب کا کالم دوبارہ شروع کریں۔ تاکہ مضمون نگاروں کا علم ہو کہ ان کے مضمون چھپ سکتے ہیں یا نہیں۔ مضمون نقل کر کے بھیجنے والوں کے نام بلیک لسٹ میں لکھا کریں۔"

(طاہرہ حبیب اللہ۔ حافظ آباد)

● "اگر آپ تعلمی و معلمی کا کالم شروع کر دیں تو بہتر ہوگا۔" (منظور احمد ظاہر منگرل)

(دوسرے بچے بھی اپنی رائے دیں۔ بھائی جان)

● "تشحیذ الاذہان" بڑا مقبول رسالہ ہے اس میں بڑی علمی اور ادبی باتیں ہوتی ہیں۔ خاص طور پر خیر نامہ تشحیذ بہت دلچسپ اور معلوماتی ہے۔" (ملک سکندر حیات مجوکہ۔ عزیز آباد کراچی)

● "اپریل فول واقعی ایک گندا رسم ہے اور ہمارے لئے جائز نہیں۔ آپ نے دینی معلومات کا جو سلسلہ شروع کیا ہے۔ وہ میری معلومات میں اضافہ کا باعث ہے۔ اس کو جاری رکھیں۔"

(نثار احمد خالد۔ سرگودھا)

● "تشحیذ الاذہان احمدی بچوں اور بچیوں کی اصلاح کا بہت بڑا ذریعہ ہے اگر آپ ہر ماہ کسی بزرگ ہستی کا انٹرویو شائع کریں تو بہتر ہوگا فہرست مضامین فراہم دیں۔ قلمی دوستی کا کالم بھی شروع کرنا چاہیئے۔"

(عقیل احمد فاروقی۔ سیالکوٹ)

● "اپریل کا شمارہ بہت اچھا تھا لیکن نقل شدہ کہانیوں اور لطائف پڑھ کر خوشی ختم ہو گئی۔ بھائی جان! اگر معلوماتی مقابلہ میں دینی سوالات ہوں تو بہت ہی اچھا ہے۔" (نام نہیں لکھا)

● "اس دفعہ ٹائیٹل اچھا نہیں تھا۔ کہانیاں سبق آموز تھیں۔ خیر نامہ تشحیذ بہت دلچسپ ہے۔"

(شفیق احمد چوہدری۔ نئی سرروڈ)

● "تشحیذ کو بہتر بنانے کے لئے چند تجاویز ارسال ہیں (۱) تشحیذ کا سرورق توجہ طلب ہے اسے مذہبی و تاریخی تصاویر سے مزین کریں۔ (۲) نئی اشعار سے اطفال کا لگاؤ پیدا کرنے کے لئے "پسندیدہ اشعار" کا کالم شروع کریں۔"

(مرزا منظر احمد۔ حیدرآباد)

● "تشحیذ الاذہان احمدی بچوں اور بچیوں کی

Digitized by khalafat Library Rabwah

نثر

ادیب

حمد

حمدِ جنابِ باری
رکھو زباں پہ جاری
وہ خالقِ جہاں ہے
وہ رازقِ جہاں ہے
حاکم ہے بحر و بر کا
مالک ہے خشک و تر کا
فرشِ زمیں اسی کا
عرشِ بریں اُسی کا
ہر جا ظہور اُس کا
ہر شے میں نور اُس کا
ہر چیز میں نہاں ہے
ہر چیز سے عیاں ہے
ممکن نہیں کسی سے
تعریف اس کی لکھے

(عبداللہ پاشا۔ کروندی (سندھ)

○

نماز دین کا ستون ہے

نماز کے متعلق ہمارے مہربان اللہ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی تاکید کی ہے۔ قرآن شریف میں بار بار حکم آتا ہے کہ اے ایمان والو پابندی سے نمازیں پڑھو۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز برے کاموں سے روکتی ہے۔ حدیث شریف میں نماز کو دین اسلام کا ستون کہا گیا ہے۔

پیارے بہن بھائیو! جو نماز پڑھتا رہے گا اس کا دین قائم رہے گا۔ جو نماز ترک کر دے گا اس کا دین برباد ہو جائے گا۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص ہر روز دن میں پانچ مرتبہ صاف ستھرے پانی سے نہا دھو کر اپنا بدن صاف کرتا رہے تو اس کے بدن پر میل نہ ہوگی اسی طرح جو شخص دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھتا ہے اس پر گناہ کی گندگی نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب بہن

Digitized by khalafat Library Rabwah

بھائیوں کو نماز پڑھنے کی توفیق دے۔ آمین!

(طاہرہ فردوس۔ تھرپارکر)

○

نیک سپاہی

کچھ عرصہ کی بات ہے خیرپور میں ایک سپاہی کا انتقال ہوگیا۔ اسے وہیں دفن کر دیا گیا اور اس کے والدین کو اطلاع کر دی گئی۔

کچھ دن بعد اس کی ماں آئی اور ڈپٹی کمشنر کو درخواست دی کہ میں اپنے بیٹے کی لاش اپنے وطن لے کر جانا چاہتی ہوں۔ ڈپٹی کمشنر اور دوسرے لوگوں نے اسے منع کیا کہ اس کی لاش اب خراب ہوگئی ہوگی۔ مگر اس کی ماں نے کہا۔ "ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ اس نے کبھی رشوت نہیں لی اور نہ ہی کبھی کوئی برا کام کیا۔ جس سے کسی انسان کو تکلیف پہنچی ہو۔"

آخر ڈپٹی کمشنر نے اسے لاش نکالنے کی اجازت دے دی۔

سپاہی کی ماں چند مزدوروں کو لے کر قبر پر گئی۔ مزدوروں نے اپنے منہ اور ناک اچھی طرح ڈھانپ لئے تاکہ لاش کی بدبو سے محفوظ رہیں۔ قبر کھودی گئی لیکن جب لاش دیکھی گئی تو کفن بھی ابھی میلا نہیں ہوا تھا۔ دیکھنے والے لوگ حیران رہ گئے۔

انہوں نے کہا۔ "واقعی یہ بہت نیک سپاہی تھا۔"

چنانچہ سپاہی کی ماں اپنے بیٹے کی لاش اپنے وطن لے گئی۔

ظفر اقبال۔ خیرپور (سندھ)

○

دعوت

کسی آدمی کی عادت تھی کہ وہ ہر کسی کو اپنے گھر بلا کر دعوت کرتا۔ اس کی بیوی اپنے خاوند کی اس عادت سے بہت پریشان تھی کیونکہ اس کو نت نئے کھانے پکانے پڑتے تھے۔ ایک روز وہ ایک امیر آدمی کو اپنے

گھر لے آیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ میرا قریبی دوست ہے اس کے لئے اچھے اچھے کھانے پکاؤ۔

اس کی بیوی نے کہا کہ گھر میں گھی نہیں

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہے۔ تم گھبی لے آؤ میں مصالحہ پیستی ہوں۔ وہ آدمی گیا تو اس کی بیوی کو ایک ترکیب سوجھی۔ وہ رونے لگی۔ مہمان نے اُس سے پوچھا۔ "اے بہن! تو کیوں روتی ہے؟"

عورت بولی "مجھے تم پر ترس آتا ہے۔ میرا خاوند کسی نہ کسی کو گھیر کر لے آتا ہے اور اُسے مصالحہ کھلاتا ہے۔ اگر وہ مصالحہ نہ کھائے تو اُسے ڈنڈوں سے مارتا ہے"۔ مہمان نے جب یہ سنا تو چپکے سے کھسک گیا۔

جب میزبان واپس آیا تو مہمان کو نہ پاکر اپنی بیوی سے پوچھا۔ تو اُس نے جواب دیا۔ کہ وہ مجھ سے ڈنڈا مانگ رہا تھا میں نے اس کو نہ دیا۔ اگر ڈنڈا دے دیتی تو مصالحہ کیسے پیستی اور اچھے اچھے کھانے کیسے پکاتی۔ وہ ناراض ہو کر چلا گیا ہے۔

اس کا خاوند کہنے لگا۔ "نیک بخت تو نے ڈنڈا اسے دے دینا تھا۔ اب میزبان ڈنڈا لے کر اس آدمی کے پیچھے بھاگا۔ اور آوازیں دینے لگا۔ "بھائی ڈنڈا لے جا"!

مہمان نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو سمجھا کہ یہ واقعی مجھے مارنے آرہا ہے وہ اور تیز بھاگنے لگا۔ مہمان نے توبہ کی کہ آئندہ کبھی کسی کی دعوت میں نہیں جائے گا۔

(مبارک احمد صدیقی ربوہ)

○

● شالامار باغ

شالامار باغ لاہور سے دو تین میل مشرق کی طرف قصبہ باغبان پورہ کے قریب واقع ہے۔ اسے مغلیہ خاندان کے مشہور بادشاہ شاہجہاں نے بنوایا تھا اس باغ کے تین طبقے ہیں۔ بیچ میں نہر بہتی ہے اور فوارے لے چلتے ہیں۔ باغ کے ہر حصّے میں آموں کے درخت ہیں۔ جگہ جگہ رنگ برنگے پھول ہیں جن کی خوشبو سے دماغ معطّر ہو جاتا ہے۔ اس میں ایک بڑا حوض ہے جس میں فوارے لگے ہوئے ہیں۔ باغ میں داخل ہوتے ہی انسان کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ جگہ جگہ پھول کیاریوں میں کھلے ہوئے ہیں۔ سارے باغ نے زمرّدی لباس پہنا ہوا ہے۔ سبحان اللہ کیا عجیب نظارا ہے۔

شالامار باغ میں ہر سال مادھو لال حسین کے عرس پر ایک بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ جدھر دیکھو بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں کی ٹولیاں جمع ہیں۔ الغرض اس میلہ پر قسم قسم کے کھیل تماشے ہوتے ہیں۔ یہ میلہ تین دن رہتا ہے اور خوب چہل پہل رہتی ہے

(طارق لبشیر ناصر۔ ربوہ)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

اہم دینی معلومات

س: الف اور ب سے شروع ہونے والے خدا تعالیٰ کے اسماء لکھیں :-

ج: اوّلؔ (سب سے پہلا) آخرؔ (سب سے آخری) باریؔ (پیدا کرنے والا) برؔ (احسان کرنے والا) بدیعؔ (نئی طرح پیدا کرنے والا) باعثؔ (اٹھانے والا) باقیؔ (باقی رہنے والا) باسطؔ (کشادہ کرنیوالا) بصیرؔ (دیکھنے والا) باطنؔ (چھپا ہوا)

س: لفظ "صلوٰۃ" کے کیا معنے ہیں؟

ج: رحمت، برکت۔

س: سورۃ "الرحمٰن" میں آیت "فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ" کتنی بار آیا ہے؟

ج: ۳۱ مرتبہ

س: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے صاحبزادے کا نام بتائیے؟

ج: حضرت قاسمؓ

س: حدیث کسے کہتے ہیں؟

ج: حدیث ان لفظی روایات کا نام ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور احوال کے متعلق بیان کی گئیں۔

س: شیخین سے کون مراد ہیں۔ نبی اکرمؐ سے ان کا کیا رشتہ تھا؟

ج: حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو شیخین کہتے ہیں۔ یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر بھی تھے اور خلیفہ بھی۔

س: اسلام کے سب سے پہلے کمسن سپہ سالار کا نام بتائیے!

ج: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

س: محمد بن قاسم سے قبل راجہ داہر کے مقابلہ پر حجاج بن یوسف نے کس کو بھیجا تھا؟

ج: عبید اللہ بن نبہان

س: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد اور والدہ محترمہ کا نام لکھئے:

ج: والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب رئیس قادیان، اور والدۂ محترمہ حضرت چراغ بی بی صاحبہ۔

س: مسجد اقصیٰ ربوہ کا سنگِ بنیاد کس نے کب رکھا؟

ج: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو مسجد اقصیٰ ربوہ کا سنگِ بنیاد رکھا۔

س: برٹن پاکستان جماعت احمدیہ کا پہلا تبلیغی مرکز کب، کہاں اور کس کے ذریعہ قائم ہوا؟

ج: ۲۸ جون ۱۹۱۴ء کو لندن میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے ذریعہ ہوا

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

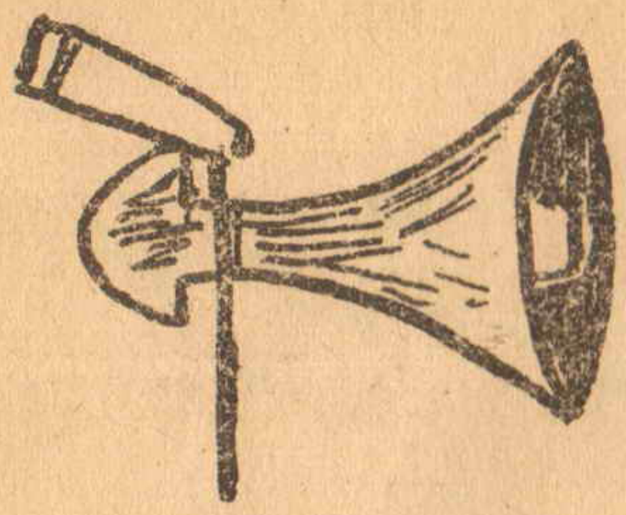

خزانہ تشحیذ

گھوڑے نے شیر کو ہلاک کر دیا

"عدیس ابابا: ۲ر اپریل (رائٹر) ایتھوپیا کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کی ایک رپورٹ کے مطابق حال ہی میں کھیتوں میں واقع گھوڑوں کے استبل پر ایک گھوڑے نے ایک بپھرے شیر کو اسی زور سے اپنے دانتوں سے کاٹا کہ شیر موقع پر ہی ہلاک ہو گیا گھوڑے نے اپنے دانت شیر کی گردن میں گاڑ دیئے۔ یہ شیر اس سے پہلے تین گدھوں کو ختم کر چکا تھا۔ اب وہ ایک گدھے کو شکار کرنا چاہتا تھا۔ گھوڑے نے اس وقت تک شیر کی گردن میں دانت دبائے رکھے جب تک کہ اس کی جان نہ نکل گئی اور وہ وہیں ڈھیر نہ ہو گیا۔"

(مرزا قیصر حیات۔ جھرہ شاہ مقیم)

آنکھ سے چلنے والی کرسی

سائنسدانوں نے ایک ایسی کرسی ایجاد کی ہے جو خود بخود چلتی ہے۔ اس پر بیٹھ کر آنکھوں سے اشارہ کریں تو کرسی چل پڑے گی۔ جہاں کرسی کو ٹھہرانا مقصود ہو۔ وہیں آنکھوں سے اشارہ کریں۔ رُک جائے گی۔ یہ کرسی خاص طور پر معذور لوگوں کے لئے مفید ہے

(طاہرہ حبیب اللہ حیدرآباد)

مصنوعی ہڈیاں

چینی کے برتن بنانے والی ایک جرمن فرم چینی مٹی سے طبی مقاصد کے لئے مصنوعی ہڈیاں بنانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ ان ہڈیوں کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ جسم انہیں قبول کر لیتا ہے جس کے بعد وہ اصلی ہڈیوں کی طرح کام کرنے لگتی ہیں۔

(لطیف خاور کراچی)

Digitized by khalafat Library Rabwah

جون ○ اہم اسلامی اور عالمی واقعات

یکم جون : تیونس کا قومی دن

۵ر جون ۱۹۶۷ء : عرب اسرائیل جنگ کا آغاز ہوا

۶ر جون ۱۹۵۱ء : سرزمین انڈونیشیا کا بطل جلیل احمد سوئیکارنو سورابایا میں پیدا ہوا

۷ر جون ۱۸۹۸ء : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار کے ذریعہ جماعت کو غیر احمدیوں میں رشتہ کرنے کی ممانعت کردی۔

۸ر جون ۱۹۸۲ء : حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے کامیاب دورہ سے ربوہ واپس تشریف لائے۔

۹ر جون ۱۹۵۴ء : ربوہ میں بجلی کا پہلا کنکشن دیا گیا

۱۰ر جون ۱۹۳۶ء : احمدیہ مسلم مشن سپین نے جریدہ "النور" کا اجراء کیا۔

۱۱ر جون ۱۹۶۶ء : مولوی عبدالمغنی صاحب معلم مین فوت ہوئے۔ آپ ۳۱۳ اصحاب میں سے تھے۔

۱۴ر جون ۱۹۵۱ء : ربوہ میں جامعہ نصرت کا قیام عمل میں آیا۔

۱۵ر جون ۱۹۵۰ء : مولوی شمس الٰہی صاحب مبشر مبلغ اسلام نے لینڈی (مشرقی افریقہ) میں پہلی احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی۔

۱۶ر جون ۱۹۱۳ء : "الفضل" شائع ہونا شروع ہوا

۲۰ر جون ۱۹۱۲ء : محمد بن قاسم اور راجہ داہر کے درمیان جنگ ہوئی۔ جس میں راجہ داہر مارا گیا۔

۲۱ر جون ۱۹۵۰ء : پیر منظور محمد صاحب موحد فاضل تیسیر القرآن نے وفات پائی۔

۲۲ر جون ۱۸۹۷ء : حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" تحریر فرمائی۔

۲۵ر جون ۱۹۴۷ء : تحریک پاکستان کے ممتاز لیڈر نواب بہادر یار جنگ فوت ہوئے۔

۲۶ر جون ۱۹۵۳ء : تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

۲۸ر جون ۱۹۷۲ء : پاکستان اور بھارت کے درمیان شملہ معاہدہ طے پایا۔

۲۹ر جون ۱۹۲۰ء : حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "تکمیلات الٰہیہ" مکمل صورت میں شائع ہوئی۔

۳۰ر جون ۳۲۳ ق م : سکندر اعظم نے وفات پائی۔

مرتبہ : سید عابد حسین عزیز

(جامعہ احمدیہ ربوہ)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

جناب مظفر احمد منصور۔ ایم ایس سی (زراعت) لائلپور

حضرت رابعہ بصریؒ کی فراست

حضرت رابعہ بصریؒ کی محفل عرفان سجی ہوئی تھی۔ حضرت امام ثوری، حضرت امام یحییٰ، اور امام مالک بن دینار موجود تھے۔ ان میں سے کسی نے کہا "وہ شخص سچا نہیں ہے جو آقا کی مار پر صبر نہ کرے"

حضرت رابعہؒ نے فرمایا۔ "یہ تو دعوٰی ہے"

دوسرے نے کہا۔ "وہ شخص سچا نہیں ہو سکتا۔ جو اپنے آقا کی مار پر شکر ادا نہ کرے"

اس پر حضرت رابعہؒ حضرت امام مالک بن دینار کی طرف متوجہ ہوئیں کہ وہ کچھ فرمائیں۔

حضرت مالک نے فرمایا۔ "وہ شخص سچا نہیں جو آقا کی مار پر لذت حاصل نہ کرے"

حضرت رابعہؒ نے ناشائستہ اور نامناسب کا اظہار کیا اور فرمایا:۔

"اے مالک! ایک اور بات ہے جو تم سب کی باتوں سے افضل ہے"

ان سب نے کہا۔ "اب آپ بتائیے!"

حضرت رابعہؒ نے فرمایا۔ "وہ شخص اپنے دعوٰی میں سچا نہیں جو دیدارِ یار میں اس کی مار کو قبول نہ کرے"

تمام ہمنشیں خاموش ہو گئے۔ سب نے حضرت رابعہؒ کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ کیونکہ حضرت رابعہؒ کا اشارہ شاید اس واقعہ کی طرف تھا۔ جب حضرت یوسفؑ کے حسن و جمال میں محو ہو کر عزیزِ مصر کی بیوی زلیخا کی دعوت میں مدعو عورتوں نے پھلوں کی بجائے اپنی انگلیاں کاٹ لیں اور لذتِ دیدار میں اپنی تکلیف بھول گئیں۔

(سید جنود احمد ضیاء۔ سرگودھا)

● روزانہ استعمال کے کپڑے دھوتے وقت اگر پانی میں لیموں کا عرق ملا کر بھگویا جائے تو کپڑے اُجلے ہوں گے۔

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

گلاب اور بیل

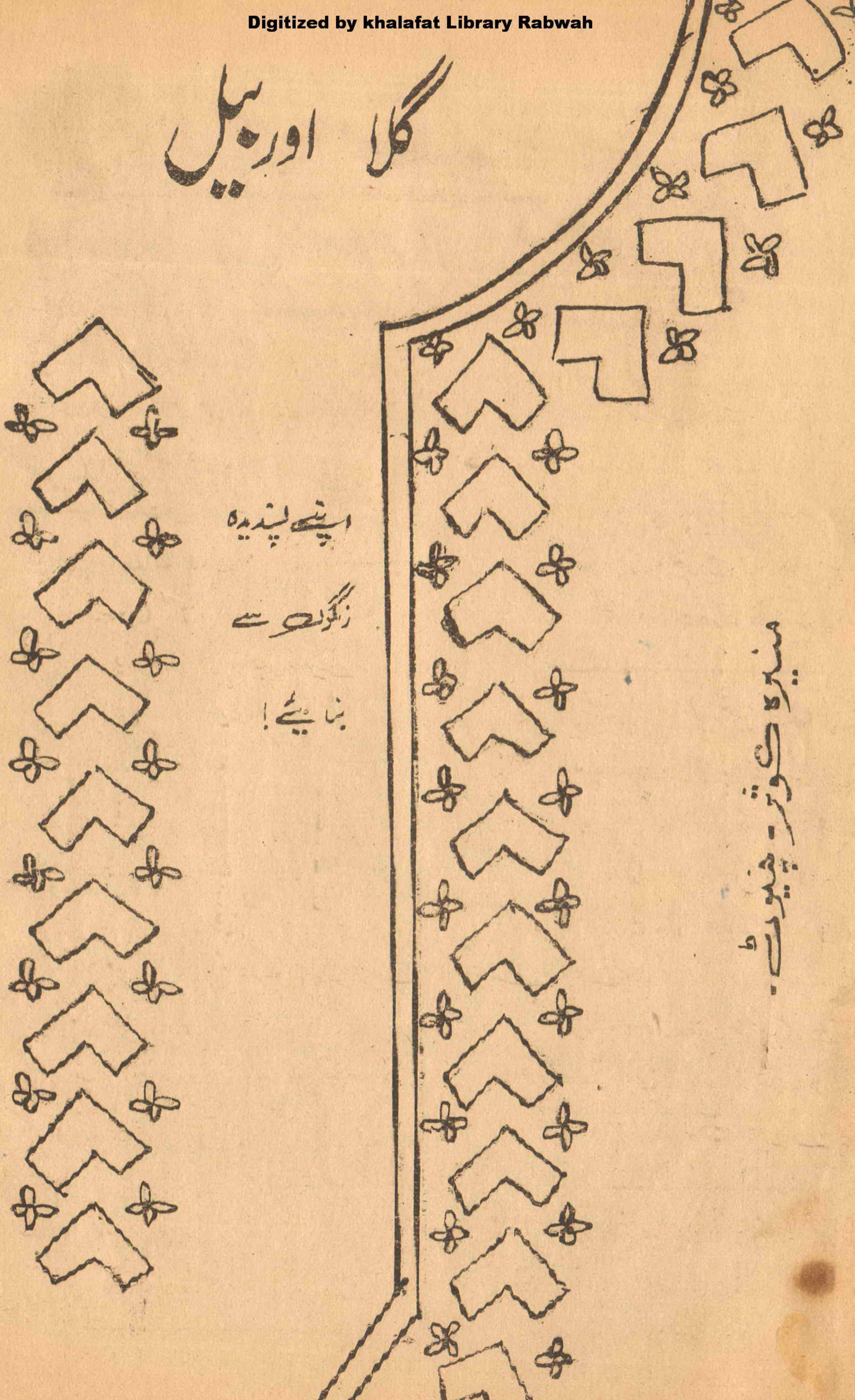

اپنے پسندیدہ

زنگوں سے

بنائیے!

مسرت جبیں

Digitized by khalafat Library Rabwah

لطیفے

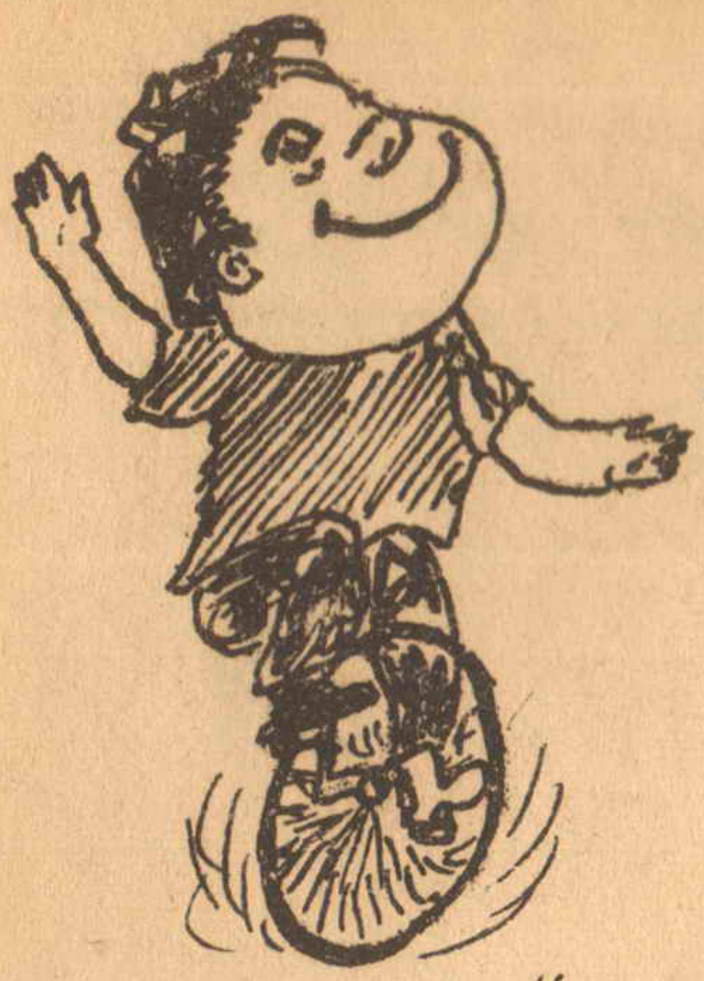

● ملّا نصرالدین بچپن میں ایک درزی کے ہاں کام سیکھتے تھے۔ ایک دن ان کا استاذ ریشمی رومال میں بندھا ہوا ایک پیالہ لایا اور ملّا سے بولا۔ "اس میں زہر ہے۔ چھونا مت"

وہ کسی کام سے باہر گیا تو ملّا نے رومال کھولا پیالے میں شہد تھا وہ فوراً نانبائی کے ہاں پہنچے۔ اور دو روٹیاں لے کر سارا شہد چٹ کر گئے

استاذ آیا تو اس نے پوچھا۔

"رومال کیا ہوا؟"

ملّا نے سہمی سی آواز میں جواب دیا۔

"خطا معاف! آج میری طبیعت اچھی نہیں تھی۔ جب آپ چلے گئے تو میری آنکھ لگ گئی۔ کوئی چور موقع پاکر رومال لے اڑا۔ جب میری آنکھ کھلی تو دیکھا رومال غائب ہے۔ میں ڈرا کہ اب میری شامت آئی۔ میں نے سوچا کہ مار کھانے سے مرجانا بہتر ہے۔ لہٰذا میں نے سارا زہر کھا لیا۔ نہ جانے کیسا زہر ہے کہ اب تک اس نے اپنا کام نہیں کیا۔"

(لبشریٰ شمیم۔ ربوہ)

● استاد: (شاگرد سے) "غضب خدا کا تم نے آج تک اُلّو بھی نہیں دیکھا۔" (پھر چلّا کر) "میری طرف دیکھو نیچے کیا دیکھ رہے ہو؟"

(امۃ الحفیظ نگہت)

● ایک آدمی بہت ہی شیخی باز تھا ایک مرتبہ وہ کسی دوسرے ملک میں اپنے دوست سے ملنے گیا تو اس کے دوست نے اس کی خوب آؤ بھگت کی اور ایک بڑا سا تربوز اس کے آگے رکھا۔ شیخی باز بولا۔ "یار تمہارے ملک میں صرف اتنا ہی بڑا سیب ہوتا ہے؟"

اس کا دوست اس کی عادت سے واقف تھا فوراً بولا۔ "نہیں یار یہ تو انگور کا دانہ ہے"

(سعادت مبیر۔ ربوہ)

● لڑکا (دکاندار سے) "چلا آنے والی پنسل کتنے کی ہے؟"

دکاندار: "صرف پچیس پیسے کی۔"

(عبداللہ پاشا۔ کوئٹہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ذہنی ورزش

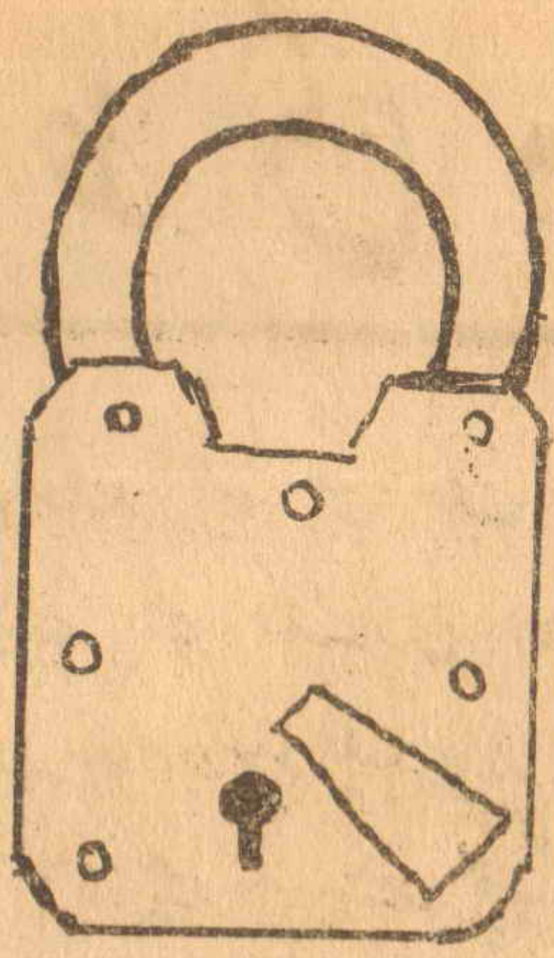

اس تالے کی چابی گم ہو گئی ہے
مہربانی فرما کر اسے تلاش کر دیں

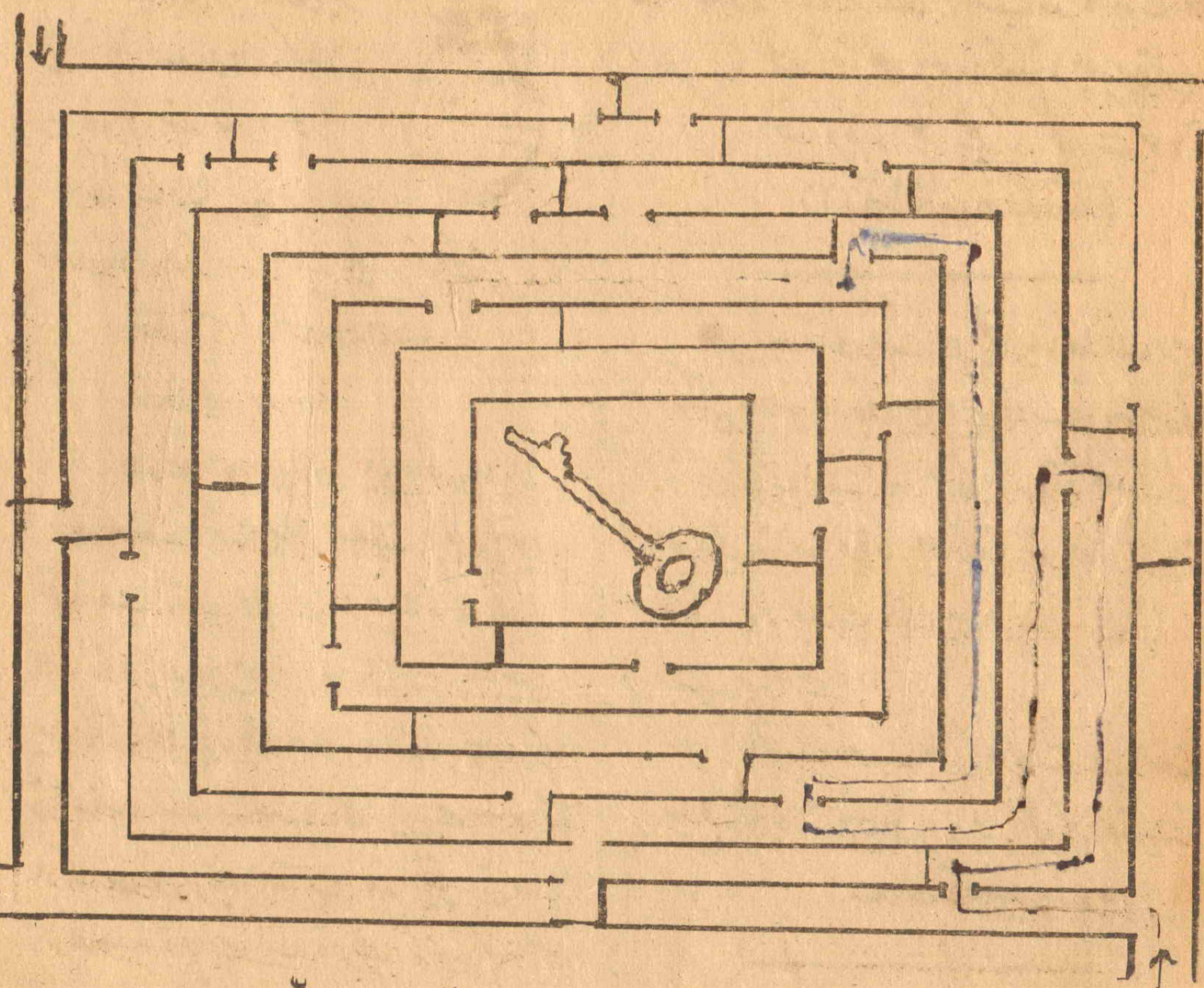

(ملک محمد انور محمود۔ دارالنصر غربی۔ ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

مجالس کی رپورٹ

● مجلس اطفال الاحمدیہ رجوعہ کے زیر اہتمام ۲۴ء کو ایک خراب راستے کی مرمت کیلئے بھرتی ڈالی گئی اور ایک نالے پر چھوٹی سی پُلی بھی باندھی گئی بعد ازاں اطفال میں قائد صاحب نے مٹھائی تقسیم فرمائی۔

● مجلس اطفال الاحمدیہ ناظم آباد کراچی نے ۱۵ اپریل کو مسجد احمدیہ کی صفائی کی خاطر ایک اجتماعی وقار عمل منایا۔ جس میں مسجد کی صفائی اور دھلائی کی گئی۔

● مجلس اطفال الاحمدیہ گوجرانوالہ شہر نے ماہ مارچ میں دو وقار عمل منائے پہلے میں اطفال کی کراؤنڈ کی مکمل صفائی کی گئی۔ دوسرے وقار عمل میں مسجد پر نئی چھت ڈالی گئی اور خالتو مٹی سے گڑھے پُر کئے گئے۔

● مجلس اطفال الاحمدیہ حیدر آباد کے زیر اہتمام ایک صفائی وقار عمل منعقد ہوا۔ وقار عمل سے قبل ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں دو مسر موضوعات کے علاوہ قائد صاحب نے وقار عمل کی اہمیت بیان فرمائی۔ بعد ازاں ایک غیر آباد جماعت کی زمین کو جھاڑیوں اور پتھروں سے صاف کیا گیا۔ علاوہ ازیں ایک بڑی چار دیواری کی بھی بنیادیں تعمیر کی گئیں۔ وقار عمل صبح ۹ بجے سے دوپہر ایک بجے تک مسلسل جاری رہا۔ مقامی لوگوں پر اس کا گہرا اثر ہوا۔ بعد ازاں کلو اجتماعاً ہوا۔ اور اس کے بعد علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوئے تقسیم انعامات کے بعد قائد صاحب نے مختصر سا خطاب فرمایا۔

مجلس اطفال الاحمدیہ مارٹن روڈ کراچی کے زیر اہتمام ایک وقار عمل منعقد کیا گیا۔ تمام اطفال مسجد میں جمع ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد، نماز عصر ادا کی۔ مرکزی سالانہ امتحانات کی تیاری کا جائزہ لیا گیا اس کے بعد پروگرام کے تحت مسجد اور اس کے بیرونی حصہ کی صفائی کی گئی۔ اور دفتر خدام الاحمدیہ کی بھی صفائی کی گئی۔ دعا کے بعد اطفال اپنے گھروں کو رخصت ہوئے

(سیکرٹری وقار عمل شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

○

ہمیشہ "تشحیذ الاذہان" کا مطالعہ کریں

Digitized by khalafat Library Rabwah

قابلِ تقلید

"خاکسار نے اطفال کی ایک میٹنگ میں "تشحیذ الاذہان" کی اہمیت اطفال پر واضح کی اور رسالہ کے فوائد سے آگاہ کیا۔ یہ رسالہ چونکہ حضرت مصلح موعودؓ کی یاد کو تازہ کرتا ہے اس پر ۱۲۔ اطفال نے چھ چھ ماہ کے لئے پیشگی چندہ ادا کیا۔ اور اطفال کے والدین نے بھی خوشی اور نیک جذبہ کے تحت خاکسار کے ساتھ مکمل تعاون کیا۔ جس کے نتیجہ میں اب ۲۸ کے قریب اطفال رسالہ "تشحیذ الاذہان" کے خریدار بن چکے ہیں۔ جبکہ اطفال کی تعداد ۴۰ ہے اور خدا کے فضل سے باوجود دیہاتی مجلس ہونے کے ۷۵٪ کے قریب ٹارگٹ پورا کر دیا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ مجلس اطفال کھوکھر غربی نے ۱۰۰٪ سے زائد مجلس کا چندہ ادا کر دیا ہے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجلس کو مثالی مجالس میں شمار ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

والسلام: خاکسار: محمد اعظم رشید قائد مجلس۔ کھوکھر غربی ضلع گجرات

روزنامہ ربوہ
الفضل
ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار
اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علمی سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور ملکی اور عالمی اہم خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کی اہم دینی ذمہ داری ہے۔
(مینیجر الفضل ربوہ)

بہترین مردانہ سوٹ سپیشلسٹ،
تسلی بخش اور بہترین
سلائی کے لئے
ہماری خدمات حاصل کریں
رائل ٹیلرز
گرینڈ ہوٹل، افغان چوک
کچہری بازار۔ لائل پور

Digitized by khalafat Library Rabwah

شیزان

گھر بھر کی خوشی اور صحت کا ضامن ہے

شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ